وصال امام زمان (عج)

مصنف:
سید تقی عباس رضوی قمی کلکتہ

یہ کتاب برقی شکل میں نشرہوئی ہے اور شبکہ الامامین الحسنین (علیہما السلام) کے گروہ علمی کی نگرانی میں تنظیم ہوئی ہے

کتاب کانام: وصال امام زمان (عج)
مصنف: سید تقی عباس رضوی قمی کلکتہ

امام زمانہ (عج):

وارث کرامات پیغمبر ﷺ -- ...ا لکرامۃا لمحمد یّۃ

وارث شجاعت امام علی ----------------------------------- وَ القُوَّ ۃا لمرتَضو یّۃ

وارث مکارم امام حسن ----------------------------------- وَ المکارم ا لحَسنیّۃ

وارث عزم امام حسین ----------------------------------- وَ ا لعَزا ئم ا لحُسینیّۃ

وارث عبادت امام سجاد ----------------------------------- والعبادۃا لسجادیۃ

وارث علوم امام محمد باقر ----------------------------------- وَ ا لعلوم ا لباقریۃ

وارث امامت امام جعفر صادق ----------------------------------- وَ الأمامۃ ا لصادقیّۃ

وارث اخلاق امام موسی کاظم ----------------------------------- وَ الأخلاق ا لکاظمیّۃ

وارث معارف وکمال امام رضا (ع) -------------------------- وَ ا لمعارف ا لرّضویّۃ

وارث سخاوت امام محمد تقی ----------------------------------- وَ ا لجُود ا لتقویّۃ

وارث مقامات امام علی نقی ----------------------------------- وَ ا لمقامات النقویّۃ

وارث لشکر امام حسن عسکری (ع) -------------------------- وَ ا لعساکر ا لعسکریّۃ اَ لّذِ یْ فاقَ الأنا مَ کَرَامَۃً وَ فَضْلاً[٥]

امام زمانہ (عج) وہ ہیں جو اپنے کرامات اور فضائل کے لحاظ سے تمام مخلوقات پر فوقیت رکھتے ہیں لہذا:

اسی سے سلسلۂ صبح و شام قائم ہے

ہمیں بھی ناز ہے اپنا امام (عج) قائم ہے

امام صادقؑ نے فرمایا: لو کان حبُّک صادقاً لَاَطَعْتَهُ اِنَّ اَلْمُحِبَّ لِمَنْ یُحِبُّ مُطِیْع [٦]

اگر تمہاری محبت سچی ہوتی تو تم محبوب کی اطاعت کرتے کیونکہ محب اپنے محبوب اور ہر عاشق اپنے معشوق کی رضامندی اور اسکے فرمان کا مطیع ہوتا ہے یہ قول ایک ایسے کامل انسان کا ہے جس نے اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ اپنے محبوب کی رضا میں صرف کیا اور جاتے جاتے دنیا کو ایسا پیغام دیا جسے قیامت تک دنیا بھلا نہیں سکتی اور ساتھ ساتھ اپنے

محبوں کو شہادت سے پہلے یہ سمجھا گئے کہ دیکھو: "كُوْنُوْا لَنَا زَيْنًا وَلَاتَكُوْنُوا عَلَيْنَا شَيْناً" (۷) تم ہمارے لئے باعث زینت اور باعث فخر بننا، ننگ و عار کا باعث نہ بننا۔ لیکن ہم جب اپنی قوم کے حالات پر نظر ڈالیں تو یہ صاف دیکھنے کو ملتا ہے کہ دریائے نیل سا موجیں مارتا ہوا آج کا ہمارا معاشرہ اور اس کے بے بہرہ لوگ بجائے ترقی کے تنزلی کی راہ پر گامزن ہیں ،واقعاً کتنے نادان اور بے فہم ہیں لوگ!! ایک طرف یہ دعویٰ بھی ہے کہ "اِنِّيْ سِلْم لِمَنْ سَالَمَكُمْ وَ حَرَب لِمَنْ حَارَبَكُمْ" (۸) اور دوسری طرف دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ بدلتے ہوئے زمانے کے ساتھ ہم ایسے بدل گئے ہیں کہ ہمارا یہ دعویٰ اب دعویٰ نہیں بلکہ ایک فریب ہے کیوں !!

اس لئے کہ آج ہم جس پر آشوب زمانے میں زندگی کے مراحل طے کررہے ہیں نہ تو اس زمانے میں مولائے کائنات کی امامت ہے نہ ہی امام حسن اور امام حسین کی امامت بلکہ اگرچہ ہمارے سارے امام معصوم ہیں، اور سب مساوی طور پر لائق صداحترام ہیں لیکن اس وقت حقیقت میں دیکھا جائے تو ہمارا سب سے گہرا رشتہ اس امام سے ہے جس کی امامت میں ہم زندگی بسر کررہے ہیں جس کے وجود بابرکت سے کائنات کانظام باقی ہے، ہماری ایک ایک سانس اسی کی رہین منت ہے ،ہم شیعیان حیدر کرار آج جہاں بھی جس جگہ بھی اس کائنات کے کسی گوشے میں صحیح و سالم ہیں تو یہ اسی کے وجود بابرکت کی دین ہے ۔ امام زمانہ اپنے خط میں فرماتے ہیں کہ :

"اِنَّا غَيْرُ مُهْمِلِيْنَ لِمُرَاعَاتِكُمْ وَلا نَاسِيْنَ لِذِكْرِكُمْ وَلَوْلا ذٰلِكَ لَنُزِّلِ بِكُم الأواءُ واصْطَلَمَكُم الأَعْداءُ" (۹)

ہم تمہاری حفاظت میں کوتاہی نہیں کرتے اور نہ ہی تمہاری یاد سے غافل ہوتے ہیں اگر ایسا نہ ہوتا تو مشکلات تم پر ٹوٹ پڑتیں اور دشمن تمہیں کچل ڈالتے۔ غور وفکر کا مقام ہے کہ جس قوم کا ایسا ہادی اور رہبر ہو جو غیبت میں رہنے کے باوجود ان کی نگہداری اور حفاظت کرے،وہ اپنے ہادی و رہبر سے غافل!!!

لیکن سچ تو یہ ہے کہ غیبت، خدا کی ایک مصلحت ہے ورنہ کریم ابن کریم ہمیشہ ہم لوگوں کے درمیان ہیں اور یہ توہمارے ناشائستہ اعمال نے ہمارے اور ان کے درمیان پردہ ڈال دیا ہے ، ہم ایسے بدکردار ہیں کہ امام کے اس قول کے برعکس سبب زینت بننے کے بجائے باعث ذلت بن گئے ہیں ۔

ہمیں تو اپنے معاشرہ سے لیکر دنیا کے گوشہ گوشہ میں ایک ہی دستور اور ایک ہی رسم دیکھنے کو ملی کہ عاشق اپنے معشوق کے وصال کی خاطر اپنی جان، ،دولت وحکومت، اپنا قیمتی وقت اوراپنا ایک ایک لمحہ اس پر نچھاور کردیتا ہے ۔

لیکن ہم ہیں کہ اپنے محبوب کے دیدار کی خواہش تک نہیں کرتے وصال محبوب تو دور کی بات ہے نہ جانے ہم پر کیسی غفلت طاری ہے کہ ہم ظلمتوں کے گھٹا ٹوپ اندھیروں میں غرق ہوتے چلے جارہے ہیں۔

ہمارا محبوب اپنے عاشق کے وصال کے لئے ہمیشہ بے قرار ہے اس لئے ہمیں یہ چاہئے کہ اپنے اعمال وکردار کی اصلاح کریں تاکہ ہمارے ناشائستہ اعمال و بدکرداری ہماری شخصی زندگی میں رکاوٹ نہ بنیں اور جب آنے والا آئے تو ہمیں دیکھ کر فخر کرے کہ واقعاً یہ ہمارے عاشق ہیں اور یہی ہمارے شیعہ بھی ہیں۔

ہمارا یہ فریضہ ہے کہ روزانہ کم از کم ایک دفعہ خلوص دل سے امام (عج) کے ظہور کی دعا کریں۔

ہمیں روزانہ کم از کم ایک مرتبہ تو صمیم قلب سے امام (عج) کی خدمت اقدس میں سلام بھیجنا چاہئے ہمیں روزانہ امام (عج) کی سلامتی کے لئے صدقہ دینا چاہیئے اور بارگاہ رب العزت میں اپنے ہاتھوں کو بلند کرکے دعاء کرنا چاہیئے کہ اے پالنے والے منجی عالم بشریت ،یوسف زہرا کے ظہور میں تعجیل فرمااور ہمیں انکے اعوان وانصار میں قرار دے۔

آمین

---

(۱) سورۂ مائدہ ۳۵

(۲) غرر الحکم جلد ۱ صفحہ ۱۰۸

(۳) اصول کافی جلد ۲ صفحہ ۳۰۰

(٤) بحار الانوار جلد ۷۸ صفحہ ۱۸۳

(۵) وسیلۃ الخادم الی المخدوم (شرح صلوات چہاردہ معصوم صفحہ ۲۷۸(

(٦) وسائل الشیعہ ج ۱۵/ص ۳۰۸ (باب وجوب اجتناب معاصی(، امالی شیخ صدوق ص ۴۸۹، روضۃ الواعظین ج ۲/ص ٤۱۸، بحار الانوار ج ٦۷/ص ۱۵، بحار الانوار ج ٤۷/ص ۲٤، فلاح السائل ص ۱۵۸، المناقب ج ٤،ص ۲۷۵

(۷) وسائل الشیعہ ج ۱۲/ص ۸، بحار الانوار ج ٦۵/ص ۱۵۱، بحار الانوار ج ٦۸/ص ۲۸٦، اعلام الدین ص ۱٤۳، امالی شیخ صدوق ص ٤۰۰، امالی شیخ طوسی ص ٤۰۰

(۸) زیارت جامعہ (مصباح الکفعمی ص ۵۰۵(، زیارت عاشورا (مصباح المتہجد ص ۷۷٤)

(۹) الاحتجاج ج ۲/ص ٤۹۵، بحار الانوار ج ۵۳/ص ۲۷٤، الخرائج ج ۲/ ۹۰۲

امام عصر (عج) کا وجود مبارک اور علماء اہل سنت

عالم اسلام کے تمام فرقے اس بات پر متفق ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کے بارہویں جانشین جنہیں دنیا حضرت مہدی (عج) کے نام سے جانتی ہے وہی قائم و منتظر ہیں جنکے ظہور کے بعد دنیا میں عدل و انصاف کا پرچم لہرائے گا اور باطل نیست و نابود ہو جائے گا

مشہور سنی عالم علامہ ابن حجر مکی نے یوں بیان کیا ہے: امام عصر کی عمر مبارک آپکے والد امام حسن عسکری کے انتقال کے وقت پانچ سال تھی لیکن اس عمر میں خدا وند متعال نے حضرت کو کمال، علم اور حکمت کا سرچشمہ بنا دیا تھا آپکا نام قائم اور منتظر بھی ہے آپ پوشیدہ ہو گئے اور معلوم نہ ہو سکا کہ کہاں تشریف لے گئے شیعوں کے قول کے مطابق آپ ہی مھدی موعود (عج) ہیں ۔ (۱)

علامہ محمد ابن طلحہ شافعی نے لکھا ہے: حضرت امام حسن عسکری (ع) کے خداداد شرف کے لئے یہ بات کافی ہے کہ خداوند عالم نے امام مہدی (عج) کو انکے نسب میں رکھا اور انکے صلب سے پیدا کرکے انکی اولاد میں سے قرار دیا ۔ (۲)

علامہ ابن خلقان نے لکھا ہے کہ: شیعوں کے اعتقاد کے مطابق آپ ہی بارہ اماموں میں سے بارہویں بزرگ ہیں اور آپ ہی حجت کے لقب سے مشہور ہیں شیعہ حضرات انکے ظہور کے منتظر ہیں ۔ (۳)

علامہ سبط ابن الجوزی نے لکھا ہے کہ: آپ کی کنیت ابو عبداللہ و ابوالقاسم ہے اور آپ کے القاب الخلف الحجۃ، صاحب الزمان، القائم المنتظر اور الباقی ہیں ۔ (۴)

علامہ قطب ربانی شیخ عبد الوہاب شعرانی بیان کرتے ہیں کہ: امام مہدی آخر الزمان حضرت امام حسن عسکری کے فرزند ہیں جو کہ پندرہ شعبان المعظم ۲۵۵ھ میں متولد ہوئے اور وہ قائم رہیں گے یہاں تک کہ حضرت عیسیٰ سے ملاقات کریں گے ۔ (۵)

علامہ شیخ سلیمان قندوزی نے لکھا ہے کہ: شیخ محدث فقیہ ابو عبد اللہ محمد ابن یوسف ابن محمد کنجی شافعی اپنی کتاب البیان فی اخبار صاحب الزمان میں بیان کرتے ہیں کہ امام مہدی (عج) خلف امام حسن عسکری ؑاپنے زمانہ غیبت سے اب تک زندہ اور موجود ہیں۔ (۶)

علامہ ابن صباغ مالکی نے لکھا ہے کہ: گیارہویں امام کے سوائے ایک فرزند محمد الحجۃ المہدی کے اور کوئی فرزند نہیں تھا حضرت اپنے پدر بزرگوار کی رحلت کے وقت پانچ برس کے تھے اور خداوند متعال نے آپکو حکمت کا معدن قرار دیا تھا آپ حضرت یحییٰ پیغمبر کی طرح عہد طفلی ہی میں درجۂ امامت پر فائز ہوئے حضرت عیسیٰ کی طرح ہیں جنھوں نے بچپنے میں گہوارہ کے اندر مقام نبوت کو حاصل کر لیا تھا، وضاحت کے ساتھ یہ معلوم کیا جاسکتا ہے کہ تمام پیغمبروں اور پیشواؤں اور بالخصوص پیغمبر اسلام ﷺ نے صاحب السیف القائم اور العبد الصالح فرماکر آپکی توصیف فرمائی ہے۔ (۷)

شارح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید معتزلی: نے امام علی بن ابی طالب کے اس کلام کی تشریح کرتے ہوئے بیان کیا کہ آنحضرت جو یہ فرمایاہے: (بنا یختم لا بکم (یہ قول امام مہدی (عج) کی طرف اشارہ ہے جو آخری زمانے میں ظہور کریں گے۔ اور اکثر محدثوں اور بزرگوں کا نظریہ ہے کہ وہ اولاد جناب فاطمہ زہرا میں سے ہیں اور اسے معتزلہ اور اسکے پیروکاروں نے نے بھی قبول کیا اور اپنی کتابوں میں لکھا ہے اور اسے صریحاً بیان بھی کیا ہے اور ہمارے اساتید اور بزرگوں نے بھی اسے قبول کیا ہے۔ (۸)

سچ تو یہ ہے کہ خالق ارض وسما نے ایک لمحہ کے لئے بھی اس کائنات کو اپنی حجت یعنی امام و خلیفہ سے خالی نہیں رکھاہے کیوں کہ اگر ایسا ہوگیا تو دنیا کا نظام درہم وبرہم ہو جائیگا جیسا کہ اس بات کی وضاحت امام جعفر صادق (ع) کی یہ حدیث کر رہی ہے کہ:

لَوْ بَقِيَتِ الْاَرْضُ بِغَيْرِامامٍ لَسا خَتْ۔

اگر زمین حجت خدا سے خالی ہو گئی تو فنا ہو جائیگی۔ (۹)

اسکے علاوہ خود امام زمانہ ایک توقیع میں فرماتے ہیں کہ:

اِنّ الارْضَ لا تَخْلُو مِنْ حُجَّةٍ ا مّاظاهراًوَامّامَغْمُوراً

آپ (عج) نے فرمایا: زمین کبھی بھی حجت خدا سے نہ خالی تھی اور نہ رہے گی چاہے اسکی حجت ظاہر ہو یا پنہان (۱۰)

بحر نور کے چند قطرات

۱(رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: دنیا ختم نہیں ہوگی مگر یہ کہ ایک شخص میرے اہلبیت میں سے (مہدی (عج)(میری امت پر حکومت نہ کرلے ۔ (۱۱)

۲(رسول اکرم ﷺ نے فرمایا : میرے بعد میری نسل سے بارہ نجیب و شریف صاحب حدیث اور علم آئیں گے ان میں سے آخری حق کو قائم کرنے والا ہوگا اور وہ دنیا کو اس طرح عدل سے بھر دے گا جس طرح ظلم سے بھری ہوگی۔ (۱۲)

۳(امام سجادؑنے فرمایا : اے ہمارے شیعو!جنت تمہارے ہی لئے ہے چاہے تمھیں جلدی ملے یا دیر سے مگر تمھیں ہی ملنی ہے لیکن اسکے درجات کو حاصل کرنے کی کوششیں کرو ۔ (۱۳)

٤(امام جعفر صادقؑنے فرمایا : تم میں سے ہر ایک کے لئے ضروری ہے کہ امام عصرؑکے ظہور کے لیے زینہ فراہم کرے چاہے ایک تیر ہی سہی چونکہ خداوند عالم اس کی نیت کے خلوص کو دیکھتے ہوئے اسکی عمر اتنی طولانی کردیگا کہ اسے امام اپنے اعوان و انصار میں ظہور کے وقت شامل کرلیں ۔ (۱۴)

٥(امام جعفر صادقؑنے فرمایا : ہمارے شیعوں کی پہچان اول وقت نماز کے کی پابندی سے ہے (۱۵)

٦(امام رضاؑنے اپنے جد بزرگوار سے نقل کیا ہے کہ:میری امت کا بہترین عمل ظہور امام کا انتظار ہے۔ (۱۶)

۷(امام حسن عسکریؑ نے فرمایا: میرے بیٹے کے ظہور کا وقت معین کرنے والے جھوٹے ہیں اور دوسری جگہ فرمایا میرا فرزند میرے بعد امام اور حجت ہے اسکی معرفت کے بغیر موت جاہلیت کی موت ہے (۱۷)

۸(امام عصرؑنے فرمایا : ملعونٌ ملعونٌ مَنْ اخَّرَ الْغداۃَ اِلٰی انْ تَنْقَضی النْجُوُم۔ملعون ہے ملعون ہے وہ شخص جو نماز میں اتنی تاخیر کرے کہ تارے نظر آنے لگیں اور ملعون ہے وہ شخص جو نماز(مغرب)میں اتنی تاخیر کرے جبکہ تمام ستارے غائب ہوجائیں ۔ (۱۸)

۹(امام عصرؑ نے فرمایا:

اناخاتَمُ الاوصیاءِ و بی یَدْفَعُ اللہُ عزَّ وَ جلَّ البلاءَ عَنْ اھلی و شیعتی

میں آخری جانشین و وصی ہوں خدا وند عالم ہماری وجہ سے ہماری پیروی کرنے والوں اور ہمارے شیعوں سے بلاؤں کو دور رکھتا ہے۔ (۱۹)

۱۰ (امام نے فرمایا : لَیسَ بَینَ اللہِ عزَّوَجلَّ وَ بَینَ اَحَدٍ قرابۃٌ وَمَن اَنکَرَنِی فَلَیسَ مِنّی وَ سَبِیلُہُ سَبِیلُ ابنِ نُوحٍ۔
امام نے فرمایا: خداوندعزوجل سے نہ کسی کی رشتہ داری ہے اور نہ ہی قرابت داری؛ جو بھی میرا انکار کرے وہ مجھ سے نہیں ہے اسکی راہ پسر نوح کی راہ ہے (۲۰)

ہمارا ایک اہم وظیفہ یہ ہے کہ ہم اپنے آئمۂ معصومین کو اس طرح پہچانیں جسطرح پہچاننے کا حق ہے اور وہ جیسے ہیں انھیں ویسا ہی جانیں نا یہ کہ صرف اور صرف انکی پیروی اور محبت کا جھوٹا اور زبانی دعوی ہو چونکہ ہمیں اس منزل پر امام علی (ع) کی وہ حدیث یاد آرہی ہے جسمیں آپ نے فرمایا ؛ میرے بارے میں دو طرح کے لوگ ہلاک ہو جائیں گے ! حد سے آگے بڑھ جانے والا دوست اور غلط بیانی اور افتراپردازی کرنے والا دشمن ۔ (۲۱)

امام عصر نے ایک خط جناب شیخ مفید کے پاس ارسال کیا تھا اس میں آپ نے فرمایا: میرے شیعوں کو چاہیے کہ ایسا کام کریں کہ لوگ انکے عمل و کردار کو دیکھ کر ہم سے نزدیک ہوں اور اہل بیت اطہار سے محبت کریں ایسا نہ ہو کہ ہم سے نزدیک

ہونے کے بجائے ان کے عمل و کردار اور گفتار کی وجہ سے ہم سے کنارہ کشی اختیار کرنے لگیں اور ہماری محبت سے اجتناب کریں ! لہذا اس بات پر غورو فکر ہر فرد شیعہ پر ضروری اور واجب ہے ۔

اس امر کی طرف چھٹے امام حضرت جعفر صادقؑ نے بھی اشارہ کیا ہے آپ نے فرمایا : میرے شیعوں ! میرے لئے باعث زینت بننا ذلت و عار کا باعث نہ بننا ! اس کا سبب یہ ہے کہ اہل بیت رسول کا سراپا وجود دنیا کے لئے اسوہ حسنہ اور نمونۂ عمل ہے اگر انکی پیروی کرنے والے بد کردار اور بدچلن ہوں گے تو دوسری قوم و ملت کے لوگ اہل بیت سے نزدیک ہونے کے بجائے ان سے دوری اختیار کریں گے ۔

امام محمد باقرؑ نے یہ واضع کیا ہے کہ اگر کوئی ہمارے شیعوں کو پہچاننا چاہے تو ان کی پہچان یہ ہے کہ وہ سب خدا کی اطاعت کرتے ہیں ۔ (۲۲)

یا امام جعفر صادق کی اس حدیث کو ملاحظہ کریں جسمیں آپ نے اور واضح طور پر بیان کردیا ہے کہ ہمارے شیعہ : اہل رکوع و سجود اور سعی کرنے والے ہیں ان کے اندر امانت داری اور وفاداری پائی جاتی ہے وہ ایسے زاہد اور عابد ہیں کہ

شبانہ روز میں ۵۱ رکعت نماز ادا کرتے ہیں اور راتوں کو بیدار اور دنوں کو روزہ رکھنے والے ہیں نیز اپنے اموال سے زکات ادا کرنے والے ہیں، ساتھ ہی ساتھ وہ سب خانۂ خدا کا حج اور حرام خدا سے اجتناب کرنے والے ہیں ۔[۲۳]

دوسری جگہ آپ نے فرمایا: اگر کوئی صرف زبانی دعوی کرے کہ ہم ہی اہل بیت کے حقیقی شیعہ ہیں لیکن عمل کے میدان میں ہمارے فرمان کی مخالفت کر رہا ہو تو وہ ہم میں سے نہیں ہے گویا امام یہ بتانا چاہ رہے ہیں کہ !ہمارے اصل شیعہ وہ ہیں جو زبانی دعوی کے ساتھ ساتھ ہمارے نقش قدم پر چل رہے ہوں ۔[۲۴]

نور کی ولادت

آسمان ولایت کا آخری سورج شہر سامرا کے اس وحشتناک ماحول میں جاسوسوں اور حکومت عباسی کے چاپلوسوں کی آنکھوں سے دور صبح جمعہ ۲۵۵ھ کو امام حسن عسکری کے گھر میں طلوع ہوا[۲۵] اس نے اپنی ولادت کے چند لمحہ بعد خدا کی وحدانیت اور محمد ﷺ کی نبوت کی گواہی دی اور ساتویں دن اپنے والد کی آغوش میں اس آیۂ شریفہ کی تلاوت کی:

﴿وَ نُرِيدُ أَنْ نَمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا فِي الْأَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً وَ نَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ﴾[۲۶]

پیغمبر کی وصیّت و بشارت اور احادیث کے مطابق انکا نام (محمد (عج) رکھا گیا تاکہ صرف چہرہ پر نور ہی سے ہی نہیں جو رسول اللہ سے سب سے زیادہ شباہت رکھتا ہے بلکہ نام اور کردار سے بھی آخری پیغمبر الہی ﷺ کی یاد باقی رہے اور تمام جہات سے اپنے جد خاتم انبیاء کا آئینہ ہو ۔ اسی وجہ سے آپ کی کنیّت بھی ابو القاسم رکھی گئی اگرچہ بعض دوسری مناسبتوں کی وجہ سے آپ کی کنیّت ابو جعفر، ابو عبداللہ، اور ابو صالح ہے۔

امام زمانہ کے مشہور ترین القاب مہدی، قائم، منتظر صاحب العصر، صاحب الامر، صاحب الزمان، بقیۃ اللہ، حجۃ اللہ، منصور، خلف الصالح، موعود، ہیں جو کہ حدیث، دعا اور تاریخ کی کتابوں میں ذکر ہوئے ہیں ۔

آپ کے فضیلت مآب پدر گرامی

امام عصر کے والد ماجد حضرت ابو محمد امام حسن عسکری ہیں جنھوں نے اپنی بابرکت زندگی کی دو دہایوں میں سوائے تلخی اور سختی کے کچھ نہیں دیکھا اور حکومت عبّاسی کے خلاف آشکار یا مخفی طریقہ سے جہاد کرنے کے باعث ہمیشہ قید یا سخت پہرے میں رہے۔

آپ کی با عزت عمر کے تیسویں سال میں آپ کے اپنے پہلے اور آخری فرزند کی ولادت ہوئی اس وقت آپ نے خدا کے حتمی وعدے کو پورا ہوتے دیکھ کر شادمانی کے عالم میں اپنے اصحاب سے یوں فرمایا: ستمگروں نے سوچا تھا کہ مجھے قتل کردیں تا کہ یہ نسل منقطع ہوجائے، لیکن انھوں نے قدرت خدا کو کیا پایا۔(۲۷)

امام مھدی (عج) کی ولادت کے بعد امام حسن عسکری کی زندگی کیحسّاس ترین دور کا آغاز ہوگیا آپ نے تمام سختیوں اور جاسوسوں کے دباؤ کے با وجود نہایت عقلمندی کے ساتھ بہترین راستے کے ذریعے اور اپنے امانت دار اصحاب کی مدد سے تمام شیعیان اہل بیت کو حضرت قائم (عج) کی ولادت سے با خبر کیا اور مختلف مناسبتوں میں امام کے چہرہ انور کو پہچنوایا۔

امام زمانہ (عج) کی والدہ گرامی

امام زمانہ کی والدہ گرامی روم کے دو عظیم اور معروف خاندان سے تھیں آپ قیصر روم کے بیٹے (یشوع) کی صاحبزادی تھیں اور آپکی والدہ بھی حضرت عیسیٰ کے وصی حضرت شمعون کی اولاد میں سے تھیں۔

آپ کی امام حسن عسکری سے شادی ایک حیرت انگیز واقعہ ہے جب قیصر کے خاندان کی ایک بزرگ شخصیت کے بیٹے سے آپکی شادی کے مراسم انجام نہ پا سکے تو آپ نے پیغمبر ﷺ کو خواب میں دیکھا اور اسلام قبول کرنے کا افتخار حاصل کیا اور ایک جنگ میں رومی اسیروں کے ساتھ آپ عبّاسی حکومت کے مرکز بغداد پہنچیں وہاں امام ہادی کے حکم سے آپ بشر بن سلیمان کے ذریعے خریدی گئیں اور پھر امام ہیکے گھر میں آپ کے فرزند ارجمند امام حسن عسکری کے ساتھ آپکا نکاح ہوا۔

آپکا نام نرجس، سوسن، ریحانہ، اور صقیل، ذکر کیا گیا ہے(۲۸) عفّت، ایمان، پاکیزگی، نیک اخلاق، اور حسنِ رفتار کی ایسی مالک تھیں کہ "حکیمہ خاتون "امام کی بیٹی، امام کی بہن اور امام کی پھوپھی ہونے کے باوجود آپ کا احترام کرتی تھیں۔

امام ہادیؑ نے ہمیشہ انہیں اچھے القاب سے یاد کیا۔ اس سے بڑھ کر امام علی امام صادق، اور امام محمد تقی نے آپکو خِیرَةُ الْأَماءِ (کنیزوں میں سے چنی ہوئی) اور سَیدِۃُ الْاِماءِ (کنیزوں کی سردار) سے یاد کیا ہے۔

امام زمانہ کی والدہ پر حمل کے دوران کسی قسم کے آثار ظاہر نہیں ہوئے۔ فقط آخری شب تھی کہ امام حسن عسکری نے حضرت حکیمہ سے درخواست کی "اے پھوپھی جان! آج ہمارے یہاں ٹھہر جائیے کیونکہ خدائے عزّ و جل آج رات آپ

کواپنے ولی اور حجت کی ولادت کے ذریعے شاد فرمائے گا" اس طرح ۱۵، شعبان ۲۵۵ھ میں امام زمانہ (عج) کی ولادت ہوئی۔[۲۹]

---

(۱) صواعق محرقہ ص ۱۲٤ نقل از تاریخ ائمہ

(۲) مطالب السئول ص ۲۲۹

(۳) دفیات الاعیان جلد ۲ ص ٤٥١

(۴) تذکرۃ الخواص ص ۲۰٤

(۵) الجواہر جلد ۲ ص ۲۲۸

(۶) ینابیع المودۃ ص ۳۹۳

(۷) الفصول المہمۃ صفحہ ۲۹۱

(۸) حضرت مہدی (عج) از ظہور تا پیروزی ص ۱۰۹

(۹) اصول کافی جلد ۱ ص ۱۷۹

(۱۰) کمال الدین جلد ۲ صفحہ ۵۱۱ حدیث ٤۲ و شرح چہل حدیث از امام مھدی صفحہ ۱۵

(۱۱) الغیبۃ طوسی ص ۱۸۲

(۱۲) کافی ج ۱/۵۳٤، ۵۳۳ اور صحیح مسلم حدیث اثنا عشر خلیفہ میں ملاحظہ ہو۔

(۱۳) بحار الانوار ج ۷٤ ص ۳۰۸

(۱۴) غیبت نعمانی ص ۲۱۹ بحار الانوار ج ۵۲ ص ۳٦٦

(۱۵) مستدرک الوسائل ج ٦، ص ۵۷۸ و کمال الدین

(۱۶) مواعظ امام جعفر صادق بہ نعمان "افضل الاعمال انتظار الفرج من اللہ" بحار ۲۰۸/۷۵، کشف الغمہ ۲۰۷/۲

(۱۷) بحار الانوار ج ۲۵، ص ۱۵۷

(۱۸ الغیبۃ شیخ طوسی صفحہ ۲۷۱ حدیث ۲۳٦ وسائل الشیعۃ ج ٤ ص ۲۰۱ و شرح چہل حدیث از امام مھدی ص ۲۳ ح ۹

(۱۹) الغیبۃ طوسی ص ۲٤۲ ح ۲۱۵ و شرح چہل حدیث از امام مھدی

(۲۰) کمال الدین ص٤٨٤ ح۳و شرح چهل ....

(۲۱) نہج البلاغہ قصار ٤٦٩

(۲۲) اصول کافی ج۲ص۳۷

(۲۳) وسائل الشیعہ جلد ١٥ صفحہ۲٤٧و شرح چهل حدیث از امام مهدی صفحہ ۹۳

(۲۴) وسائل الشیعہ ج١٥، ص۲٤٧ و شرح چهل حدیث از امام مهدی صفحہ ۹۳ و کمال الدین ص٤٨٤

(۲۵) بحار الانوار ج٥١، ص۳ و ٤

(۲۶) سورۂ قصص آیہ ٥

(۲۷) بحارالانوار ج ٥١/ص٤

(۲۸) منتخب الاثر ص۳۲۰

(۲۹) منتخب الاثر ص ص۳۲۳ (امام زمان (عج) کی والدہ کا انتقال ۲٥٨ھ میں ہو(

آغاز امامت

گیارہویں امام اٹھائیس سال کی عمر میں ظالم اور ستمگر عباسی خلیفہ معتمد کے زہر ہلاہل سے درجہ شہادت پہ فائز ہوئے ۔اُسوقت امام مھدی (عج) پانچ سال کے تھے۔ [۱]

کم سنی میں حضرت مھدی (عج) کی امامت کا آغاز، اعجاز الٰھی اور قدرت خدا کا ایک روشن نمونہ ہے۔ یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے اور تاریخ میں اس کی روشن مثالیں موجود ہیں جو سب کے لیے قابل قبول بھی ہیں ۔ جیسا کے قرانِ کریم حضرت یحییٰ (ع) کے بارے میں فرماتا ہے ﴿وَاٰتَیْنَا ہُ الْحُکْمَ صَبِیًّا﴾ (ہم نے بچپنے میں انہیں نبوت اور حاکمیت عطا کی۔ [۲] اور حضرت عیسیٰؑ کے بارے میں آپکے گہوارہ میں تکلم کو نقل کرتا ہے: ﴿قَالَ اِنّی عَبْدُاللّٰہِ اٰتَانِیَ الْکِتَا بَ وَ جَعَلَنِی نَبِیًّا﴾ کہا میں خدا کا بندہ ہوں اور اس نے مجھے کتاب عطا کی ہے اور مجھے پیغمبر بنایا ہے۔ [۳]

غیبت صغریٰ

وہ دلیلیں جواِس بات کا سبب بنیں کہ امام زمانہ کی ولادت دشمنوں اور مخالفوں سے مخفی رہے، وہی آپکی غیبت کا بھی سبب بنیں ۔ امام زمانہ (عج) کو روایات میں حضرتِ موسیٰؑ سے تشبیہ دی گئی ہے [۴] جسطرح سے فرعون انھیں ختم کرنے کے لیے اس زمانہ کی تمام حاملہ عورتوں کو اور شیر خوار بچوں کو قتل کر رہا تھا اور سارے نو مولود لڑکوں کو ذبح کر دیتا تھا اسی طرح عباسی حکمراں اپنی حکومت کو بچانے کے لیے اور آخری وصی کے پیدا نہ ہونے کے لیے (کہ جو سارے ستمگروں اور خطاکاروں کو صفحہ ہستی سے نابود کردیت) ہر قسم کا قدم اُٹھانے کے لئے تیّار تھے۔

حضرتِ مھدی نے ۲۶۰ھ میں اپنے کمرے سے باہر آکر اپنے چچا (جعفر کذّاب) کو ہٹا کر اپنے والدماجد کی نماز جنازہ پڑھائی [۵] اور اس طرح اپنی امامت کا اعلان کیا اِس عمل سے حکومت عباسی سرگرم ہوگئی اور آپکو شہید کرنے کے لیے کمربستہ ہوگئی۔ خداوند عالم نے اپنی قدرت مطلقہ کے ذریعے آغازِ امامت سے اپنی آخری حجت کو غیبت کے پردوں میں چھپادیا تاکہ اسے قتل ہونے سے بچالے ﴿وَ یُرِیدُنَ لِیُطْفِئُوا نُورَاللّٰہِ بِاَفْوَاھِھِمْ وَاللّٰہُ مُتِمَّ نُو رِہِ وَ لَوْ کَرِہَ الْکا فِرُوْنَ﴾ وہ چاہتے ہیں نور خدا کو اپنے منہ سے پھونک کر خاموش کردیں حالانکہ خداوندعالم اپنے نور کو کامل کریگا اگرچہ کافروں کو یہ بات ناپسند ہی کیوں نہ ہو۔ [۶]

سرداب کی داستاں

سامرّا میں امام علی نقی (ع) اور امام حسنِ عسکری کی مقدس بارگاہ کے جوار میں ایک تہہ خانہ ہے جو سرداب مقدس کے نام سے مشہور ہے اس سرداب مقدس کو تین امامِ ہادی امامِ حسن عسکری اور امامِ زمانہ کے نماز پڑھنے کی وجہ سے اہمیت حاصل ہے ۔ لیکن افسوس، بعض مصنفین اور اہل سنّت کے مورخین نے امامِ زمانہ (عج) کی وہاں سے غیبت کی جھوٹی داستان کو اپنی کتابوں میں ذکر کیا ہے اور شیعوں پر الزام لگایا کہ انکا یہ عقیدہ ہے کہ امامِ زمانہ سرداب سے ظہور کریں گے اسطرح وہ سب شیعوں کا مذاق اڑاتے ہیں اوراُن پر اعتراض کرتے ہیں [۷]

اس بے احترامی کے جواب میں شیعہ علماء نے بھی استدلال اور تحقیق کے ساتھ اس بات کا انکار کیا ہے ہم یہاں پر صرف علاّمہ امینی کے جواب پر اکتفا کریں گے آپ اپنی کتاب " الغدیر" میں فرماتے ہیں : "اور سرداب کی تہمت ایک قبیح تہمت ہے " شیعہ اصلاً اس بات کے معتقد نہیں ہیں کہ امام زمانہ نے سرداب میں غیبت اختیار کی اور نہ ہی شیعوں نے امام (عج) کو غیبت میں بھیجا ہے اور نہ ہی وہ اس بات کے معتقد ہیں کہ امام معصوم سرداب سے ظہور کریں گے بلکہ روایات کی بنا پر سے شیعوں کا یہ عقیدہ ہے کہ آنحضرت مکّہ معظمہ میں کعبہ سے ظہور فرمائیں گے اس سلسلے میں کوئی بھی شیعہ سرداب سے ظہور کا قائل نہیں ہے کاش کہ سرداب کے قصّہ کو گھڑنے والے سبھی لوگ اس فاحش جھوٹ سے متعلق ایک نظریہ پر متحد ہو جاتے تاکہ جھوٹ پکڑے جانے پر انکی رسوائی نہ ہوتی اور ایسا نہ ہوتا کہ ان میں سے ایک سرداب کو حلّہ میں بتائے دوسرا بغداد میں کوئی اور سامرّا میں حتی ان میں سے کوئی لا علمی کا اظہار کرے۔[۸]

نوّاب خاص

غیبت صغریٰ کی کل مدّت ۶۹ سال ہے جو ۳۲۹ ھجری تک جاری رہی[۹] حضرت مہدی (عج) اگرچہ تمام دشمنوں کی نظروں سے مخفی تھے، لیکن آپکے اصحاب میں چار افراد ایسے تھے جو ہمیشہ آپ سے رابطہ رکھتے تھے اور لوگوں کے سوالات اور انکی مشکلات کے جواب امام زمانہ سے دریافت کرنے کے بعد لوگوں تک پہنچاتے تھے۔

۱(جناب عثمان بن سعید عمری:آپ گیارہ سال کی عمر سے امام علی نقی کی خدمت میں تھے بعد میں آپ نے لوگوں پر ظاہر کرنے کے لیے روغن فروشی کا شغل اختیار کیا اور اس طرح حکومت متوکل کے اس گھٹن والے دور میں حاکم کے

جاسوسوں کی نگاہوں سے بچ کر شیعوں تک معارف الھی پہنچانے کی ذمّہ داری لے لی آپ پہلے ہی سے دو اماموں کے وکیل اور نائب تھے اور امام مھدی (عج) کے بھی نائب اوّل منتخب ہوئے ۔ ۳۰۰ھ میں آپکا انتقال ہوا اور آپ بغداد میں دفن ہوئے۔(۱۰)

۲)جناب محمدبن عثمان عمری:والد کے انتقال کے بعد آپکو امام زمانہ کی نیابت کا شرف حاصل ہوا آپ نے فقہ وحدیث میں بہت سی کتابیں لکھی ہیں ۔ بارہا امام زمانہ نے آپ کی تائید فرمائی ہے ۔ حضرت مھدی (عج) آپکے بارے میں فرماتے ہیں (اَنَّهُ ثِقَتی وَ کِتَابُهُ کِتابی(۱۱)وہ ہماری طرف سے موردِ اطمینان ہے اور انکے مکتوبات میرے مکتوبات ہیں ۔ اواخر جمادی الاول ۳۰۵ھ میں آپ نے اس دارِفانی سے رحلت فرمائی۔

۳)جناب حسین ابن روح نو بختی: جناب محمدبن عثمان نے اپنے انتقال سے چند دن قبل امام زمانہ (عج) کے حکم سے آپکو سفیر اور نائب بنایا اہل علم حضرات کے درمیان آپ صاحب مقام منزلت پر فائز تھے آپ فضیلت و تقوا میں مشہور تھے آپ کے مناظرات آپکے کثرتِ علم پر دلالت کرتے ہیں آپکا ارادہ اسقدر مستحکم اور مصمم ہوتا کہ آپکے ہم عصر علماء کا کہنا تھاکہ اگر دشمن انکے ٹکڑے ٹکڑے بھی کردیں تب بھی وہ انھیں امام زمانہ کا پتہ نہیں بتائیں گے۔(۱۲)آپ اکّیس سال تک نیابت کے عظیم عہدہ پر فائز رہے اور ۳۲۶ھ میں آپ نے رحلت فرمائی آپکی قبر مطہر بغداد میں ہے۔(۱۳)

٤)جناب علی ابن محمد سیمری: آپکی عظمت اور مقام کے لیے بس اتنا ہی کافی ہے کہ اس زمانے کے عظیم عالم دین جناب محمدبن یعقوب کلینی اپنے علم ، تقوا اور اصول کافی جیسی بے نظیر کتاب کے باوجود اس مقام تک نہ پہنچ سکے اور یہ افتخار صرف آپکو حاصل ہوا کہ آپکی وفات سے چھ دن پہلے امام زمانہ (عج) نے ایک خط میں آپکے انتقال کی پیشین گوئی فرمائی تھی اور مسلمانوں کو غیبت کبریٰ کے آغاز کی اطّلاع دی تھی(۱۴)پندرہ شعبان ۳۲۹ھ میں آپ نے وفات پائی۔(۱۵)

غیبت کبریٰ

۶۹سالہ غیبت صغریٰ آنحضرت کی غیبت کبریٰ کے لیے ایک مقدمہ تھی ۔ ایک چھوٹی مدّت کی غیبت اس لیے تھی تا کہ لوگ طولانی غیبت کے لئے آمادہ ہوجائیں ۔ غیبت کبریٰ کو اب تک گیارہ صدیاں گذر چکی ہیں اس غیبت اور غیبت صغریٰ کے درمیان کئی اعتبار سے فرق ہے:

۱) اِسکا زمانہ اُسکے زمانے سے کافی طولانی ہے ۔

۲(کوئی بھی فقیہہ امام (عج) کا نائب خاص نہیں ہے۔
۳(فقیہہ جامع الشرائط جنکی خصوصیات کو امام صادق، امام عسکری اور امام زمانہ نے اپنی احادیث میں بیان فرمایا ہے[۱۶] زمانہ غیبت میں امام زمانہ (عج) کے نائب عام اور والی حکومت اسلامی کے عہدہ دار ہیں ۔ انھی کے کاندھوں پر اسلام اور مسلمین کی طرف سے دفاع کرنے، الٰہی حدود و احکام کو جاری کرنے اور مسلمانوں کے تمام معاشرتی اور اقتصادی امور کی عالمی رہبری کی ذمّہ داری ہے ۔
٤(اِس غیبت کا اختتام تب ہوگا جب لوگوں کے اندر ایک عالمی حکومت کی تشکیل کے لیئے زمینہ فراہم کرنے کی آمادگی پیدا ہوجائے گی۔
٥(غیبت کبریٰ کی مدّت کو خداوندعالم کے علاوہ کوئی نہیں جانتا اور کسی بھی حدیث میں اس کی مدّت کو بیان نہیں کیا گیا ہے اس طرح روایت کے مطابق ظہور کے وقت کو معین کرنے والا شخص جھوٹا ہے۔[۱۷]

غیبت کی بعض حکمتیں

امام امانہ (عج) کی غیبت خداوند کریم کے حکیمانہ ارادہ پر منحصر ہے اور نظام ہستی کے اسرار میں سے ہے[۱۸] لیکن اسکے ساتھ ساتھ بعض احادیث میں حکمت ِغیبت کا ذکر ہوا ہے جنہیں ہم یہاں ذکر کررہے ہیں ۔
۱(سنّت الھی: امام صادق (ع) فرماتے ہیں "وہ سنّتیں جو پیغمبروں کی غیبت کے لیئے وارد ہوئی ہیں وہ تمام کی تمام ہمارے قائم اہل بیت کے لیے وجود میں آئینگی"[۱۹]
۲(امام (عج) کی جان کا تحفظ : امام صادق (ع) ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں "اُنہیں اپنے قتل ہونے کا خوف ہے"۔[۲۰]
۳(لوگوں کی آزمائش:پیغمبر ﷺ فرماتے ہیں : "مہدی (عج) کی غیبت کے زمانے میں صرف ان افراد کا اعتقادثابت اور مستحکم ہوگا جنکے دلوں کا امتحان خداوندِعالم نے لیا ہو۔[۲۱]
٤(لوگوں کے گناہ اور اُنکا تیار نہ ہونا :"امام زمانہ (عج) نے خود کو اس سورج سے تشبیہ دیتے دی ہے جسے بادلوں نے گھیر رکّھا ہو "[۲۲] جب وجود امام زمان کی خاصیت سورج کی طرح روشنی پہنچانا اور فیض عطا کرنا ہے تو وہ بادل جس نے اُس خورشید کو گھیر رکّھا ہے لوگوں کے گناہ اور ناقدری کے علاوہ اور کیا ہوسکتا ہے۔

خصوصیات غیبت

معصومین کی احادیث میں اس سلسلے میں وضاحت کی گئی ہے کہ امام زمانہ کی غیبت کیسی ہے اور اس کی کیا خصوصیتیں ہیں ملاحظہ ہوں!

۱(آپ کی مثال اس سورج کی ہے جسے بادلوں نے ڈھانپ رکّھا ہو'کماَ ینتفِعُونَ بِالشَّمسِ اِذٰا سترَھاٰ سحاَبُ"[۲۳]

۲(لوگ آپ (عج) کو دیکھتے ہیں لیکن پہچانتے نہیں :"یجْعَلُ اللّٰہُ بَیْنَہُ وَ بَیْنَ الْخَلْقِ حِجاباً یَرَوْنَہُ وَلاَ یَعْرِفُوْنَہَ"[۲۴]

۳(آپ ہر سال مراسم حج میں شریک ہوتے ہیں عرفات میں تشریف لاتے ہیں اور مومنین کی دعا پر آمین کہتے ہیں :"و اِنّہُ لیَحْضُرَ الموسمَ فی کلِّ سَنّۃٍ وَ یَقِفُ بعرفَۃَ فَیُؤّ مَنْ علیٰ دُعاءِ المؤمنِ"[۲۵]

٤(اگر چہ آپ (عج) کا نازنین پیکر لوگوں کی نظروں سے غائب ہے لیکن آپ کی یاد اُنکے دلوں سے نہیں جاتی ہے :"اِن غاٰبَ عنِ النّاسِ شَخصُہُ فی حاٰلِ ھُدنَۃٍ لَم یَغِب عَنھُم مَثبُوتُ عِلمِہ"۔[۲۶]

۵(بہت سے چاہنے والوں نے آپ کی زیارت کرنے کی توفیق حاصل کی ہے۔[۲۷]

٦(آپ کی کوئی خاص جگہ نہیں ہے اکثر صحرا اور نامعلوم شہر کے اطراف میں زندگی گذارتے ہیں ۔

۷(آپ ظالموں سے دور تمام لوگوں کی طرح نا معلوم طریقہ سے کسی خاص جگہ میں رہتے ہیں ۔ اور لوگوں ہی کی طرح غذا لباس اور آرام کی ضرورت آپ کو بھی ہوتی ہے ۔

۸(آپ لوگوں کی مجلس میں شرکت کرتے ہیں اُنکے فرش عزا پر قدم رنجہ فرماتے ہیں اُنکے کوچہ وبازار سے گذرتے ہیں ۔

۹(حکمت الٰہی یہ ہے کہ اگر امام زمانہ کسی جگہ حاضر ہوں تو آپ کا جسم اطہر لوگ نہ دیکھ سکیں ۔ امام رضا (ع) فرماتے ہیں "لاَ یرُیٰ جِسمُہُ[۲۸] اور امام صادق فرماتے ہیں "یَغِیبُ عَنکُم شَخصُہُ"لیکن کبھی حکمت الٰہی اس میں ہوتی ہے کہ دیکھا جائے لیکن پہچانا نہ جاسکے ۔ محمد بن عثمان عمری فرماتے ہیں :"یرَیٰ النَّاسَ وَیعرِفُھُم وَیرونہُ وَلاَ یعرِفُو نَہُ"۔[۲۹]

اخلاقی فضیلتیں

چونکہ امام زمانہ تمام عظیم الشان پیغمبروں اور اولیاء الٰھی کے وارث ہیں لہذا آپ (عج) تمام انبیاء واولیاء کے صفات جمال وکمال کا گلدستہ ہیں آپ (عج) پیغمبر ﷺ کے اوصاف وکمالات کی تجلّی گاہ ہیں تو امیرالمومنین کی حیرت انگیز خصوصیات کا آئینہ اور جناب فاطمہ زہرا اور انکے معصوم فرزندوں کے فضائل ومکارم کا "پرتو" ہیں ۔

بعض ان خصوصیات کی طرف اشارہ کرنا ہمارے دلوں کے نور میں اضافہ کرے گا:

۱(وسیع علم: امیرالمومنین آپ کے بارے میں فرماتے ہیں: "ھُوَ اَکْثَرَکُمْ عِلْماً" وہ تم میں سب سے زیادہ علم رکھتا ہے۔[۳۰] امام باقر فرماتے ہیں: خداوند کریم کی کتاب کا علم اور اسکے پیغمبر ﷺ کی سنّت ہمارے مہدی کے دل میں آسی طرح رشد کرے گی جس طرح سے سبزہ بہترین شکل میں زمین سے اُگتا ہے۔ پس جس نے بھی آپ کو دیکھا وہ اسطرح سے کہے سلام ہو آپ پر اے اہل بیت رِحمت و نبوّت اور اے مخزن علم اور جایگاہ رسالت![۳۱]

۲(زھد، اوردنیا سے بے رغبتی: امام رض (عج) آپکے بارے میں فرماتے ہیں "وَماَ لباسُ القائمَ اِلّا الغَلیظُ وَ ما طعامُہِ الّا الجَشَبُ" ہمارے قائم کا لباس کچھ نہیں سوائے کھردرے کپڑے کے اور ان کی غذا کچھ نہیں سوائے سوکھے کھانے کے۔[۳۲]

۳(لوگوں کے درمیان عدالت پھیلانا: امام باقر (ع) حضرت مہدی کے لیے ارشاد فرماتے ہیں "یَعدِلُ فی خَلقِ الرَّحمنِ اَلبرِّ مِنھُم وَالفاجِرِ" وہ لوگوں کے درمیان عدالت سے کام لیں گے چاہے وہ پرہیزگار ہوں یا بد کردار۔[۳۳]

٤(سنّت پیغمبر پر عمل: پیغمبر ﷺ فرماتے ہیں: "وہ مجھ سے ہیں ان کا نام میرا نام ہے خداوند عالم مجھے اور میرے دین کو اسکے ذریعہ حفظ کریگا اور وہ میری سنّت اور میرے طریقوں پر عمل کرے گا"۔[۳۴]

٥(جود وسخاوت: پیغمبر ﷺ فرماتے ہیں: "ایک شخص ان کے پاس آئے گا اور کہے گا اے مہدی (عج) مجھے کچھ عطا فرمائیے! پس امام زمانہ آسکے دامن میں اتنا مال ڈالیں گے جتنا وہ اٹھا سکے"۔[۳۵]

٦(دعا وعبادت: وہ مخصوص نمازیں اور فراوان دعائیں جو امام زمانہ کی طرف سے ہم تک پہنچی ہیں اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ آپ ان دعائوں اور نمازوں کے پابند ہیں بیشک یہ سب خدا کی بندگی کی نشانی اور اس سے تقرب کا قوی ذریعہ ہیں۔

۷(شجاعت وصلابت: بیشک دنیا کے تمام مشرکوں اور مستکبروں سے آمنے سامنے کا مقابلہ کرنے اور دنیا کی طاغوتی قدرتوں کی ناک مٹی میں رگڑنے کے لیئے بے نظیر شجاعت اور بے بدیل صلابت کی ضرورت ہے کوئی ایسا ہونا چاہیے جو امام حسین کی طرح جنگ کا مرد میدان ہو حضرت علی کی طرح اسکی پشت پر زرہ ہو، اور رسول اللہ ﷺ کی طرح جنگ میں جہاں اپنے عزم مستحکم سے کفر کو پیٹھ دکھانے پر مجبور کر دے۔

۸(صبر و تحمل : ہر انسان کے صبر و استقامت کا اندازہ اسکی مصیبتیں اور مشکلات دیکھ کر کیا جاتا ہے یقیناً امام زمانہ کی مصیبت و بلا اتنی صدیوں سے جاری ہے کہ ہر گز کسی بھی دوسرے انسان کے لئے قابل قیاس نہیں ہے کیونکہ صرف کثرت بلا اور طول زمان ہی سب سے بڑی مصیبت نہیں ہے جو عظیم صبر و تحمل چاہتی ہے بلکہ انسانوں کی ذمہ داری بھی صبر و تحمل کا مطالبہ ہے حضرت مہدی (عج) زمانے کے امام، تمام مومنین کے والی ،دونوں عالم کی حجت اور دنیا بھر کے شیعوں کے باپ اور سرپرست ہیں ۔

---

(۱) زندگانی امام حسن عسکری (عج) و ارشاد ص۳۸۳

(۲) سورہ مریم آیہ ۱۲

(۳) سورہ مریم آیہ ۳۰

(۴) منتخب الاثر ص۳۰۱

(۵) ینابیع المودہ ص ٤٦١، کمال الدین (بعض کتابوں میں ذکر ہوا ہے کہ 'ابو عیسیٰ بن متوکل نے بھی معتمد عباسی کے حکم سے امام (عج) کی نماز جنازہ پڑھائی۔

(۶) سورہ صف آیہ ۸

(۷) اعتراض کرنے والوں میں سویدی، ابن حجر، ابن تیمیہ، اور عبد اللہ قصیمی شامل ہیں تفصیلات کے لئے حیات الامام المہدی (عج) قرشی مراجعہ کیا جائے۔

(۸) الغدیر ج۳، ص۳۰۹

(۹) منتخب الاثر ص۳۵۸

(۱۰) حیات الامام المہدی (عج) قرشی، ص ۱۲۱۔۱۲۳ ، بحار الانوار ج ۵۱، ص٣٤٤

(۱۱) تنقیح المقال ج۳، ص١٤٩

(۱۲) مراقد المعارف ج ۱/ص۲۵

(۱۳) منتخب الاثر ص۳۹۳

(۱۴) بحارالانوار ج ۵۱/ص ۳٦١

(۱۵) بحارالانوار ج ۵۱/ص۳٦۰

(۱٦) وسائل الشیعہ کتاب القضائ، ولایت فقیہ اور کتاب البیع امام خمینی مراجع کریں

(۱۷) منتخب الاثر ص ٤۰۰

(۱۸) کمال الدین ج۲/ص٤٨٢

(۱۹) کمال الدین ج۲/ص٣٤٥

(۲۰) کمال الدین ج۲/ص ٤٨١، "یخاف علی نفسہ الذبح"

(۲۱) منتخب الاثر ص ۱۰۱

(۲۲) احتجاج ص ۲٦٢، بحارالانوار ج ٥٢، ص ٩٢

(۲۳) ینابیع المودہ ص ٤٧٧

(۲۴) کمال الدین ج۲/ص ٣٥١

(۲۵) منتخب الاثر ص ٢٧٧

(۲۶) منتخب الاثر ص ٢٧٢

(۲۷) بحارالانوار، نجم الثاقب، جنۃ المأوی، دار السلام و عبقری الحسان میں ایسے واقعات نقل ہوئے ہیں۔

(۲۸) بحارالانوار ج ٥١، ص ٣٣

(۲۹) بحارالانوار ج ٥١، ص ٣٢

(۳۰) غیبت نعمانی، منتخب الاثر ص ٣٠٩

(۳۱) کمال الدین، منتخب الاثر ص ٣٠٩

(۳۲) غیبت نعمانی، منتخب الاثر ص ٣٠٧

(۳۳) منتخب الاثر ص ٣١٠

(۳۴) منتخب الاثر و غیبت نعمانی

(۳۵) کنزالعمال ج ٦/ص ٣٩، ینابیع المودہ ص ٤٣١

طولانی عمر

ولادت امام زمانہ کو اب تک ۱۱۷۰ سال گذر چکے ہیں اور یہ طولانی عمر ممکن ہے دسیوں سیکڑوں بلکہ ہزاروں سال تک چلتی رہے۔ اسکے باوجود یہ کوئی حیرت انگیز بات نہیں ہے کیونکہ :

۱ (وہ خدائے عظیم جس نے انسان کو عدم سے خلق کیا اور ہر چیز کی ایجاد اور اسکی بقاء صرف اس پر منحصر ہے: ﴿ اِنَّما اَمرُہُ اِذا اَرادَ شَیئاً اَن یقوُلَ لَہُ کُن فیَکُونَ﴾[۱] وہ قدرت رکھتا ہے کہ اپنی مخلوق میں سے کسی ایک کو چند ہزار سال تک زندہ رکھے۔

قران مجید میں حضرت یونسؑ کے بارے میں آیا ہے کہ اگر وہ تسبیح پروردگار نہ کرتے تو خداوند عالم انہیں روز قیامت تک مچھلی کے پیٹ میں زندہ رکھتا ۔[۲]

۲(تاریخی کتابوں میں ایسے متعدد افراد کے تذکرے ہیں جنھوں نے سیکڑوں سال تک بغیر کسی مرض اور تکلیف کے زندگی گذاری ہے توریت میں آیا ہے کہ "ذوالقرنین "نے تین ہزار سال تک کی عمر پائی ۔[۳] قران کریم نے بھی حضرت نوح (ع) کی عمر کو طوفان کے آنے سے پہلے ۹۵۰ سال بتایا ہے۔[۴]

۳(عقلی اعتبار سے کسی موجود کی عمر کو کسی حد کے ذریعے محدود و معین نہیں کیا جا سکتا ہے بلکہ جو بھی حد معین کی جائے اُس سے زیادہ کا امکان باقی رہتا ہے مثلاً ایک شخص کی عمر اگر ممکن ہے ۱۰۰ سال، ۱۵۰ سال یا ۲۰۰ سال معین کی جائے تو اس سے زیادہ عمر بھی ممکن ہے اور یہ تدریجی سلسلہ اگر چندہزار سال تک بھی پہنچ جائے اُسوقت بھی نا ممکن نہیں کہا جا سکتا ہے ۔

٤(آج کل سائنس کے ذریعے ثابت ہوگیا ہے کہ اگر انسان کے وجودی عناصر کی ضروریات مناسب مقدار میں اُس تک پہنچتی رہیں اور ہمیشہ بیماری سے روک تھام ہو تو انسانوں کی عمر میں حیرت انگیز طور پر اضافہ ہوجائیگا لہذا کوئی حرج نہیں ہے کہ امام زمانہ اپنے اُس خداداد علم کی وجہ سے عام انسانوں سے زیادہ عمر کریں ۔

انتظار

آخر کار غیبت کے یہ تلخ ایّام تمام ہوجائیں گے اور ظہور کا وہ جانفزا موسم پورے خطۂ ارض پر چھا جائیگا اس وقت اسلام اور توحید کا پرچم ہر طرف لہرائے گا۔ اس نکتہ نظر سے جو بھی امام زمانہ پر اعتقاد رکھتا ہے اور اس نے آپ کی ولایت پر باقی رہنے اور اطاعت کرنے کی قسم کھائی ہے وہ ہمیشہ امام کے ظہور کا منتظر رہے گا اور کبھی بھی خود کو اور معاشرہ کو ظہور کے لئے تیار کرنے میں اپنی کوشش وجد و جہد سے نہیں تھکے گا۔ حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ امام مہدی (عج) کا انتظار کرنا گویا راہ خدا میں جہاد کرنے کے برابر ہے بلکہ گویا اُس شخص کو رسول خدا کے سامنے شہادت نصیب ہوئی ہو[۵] انتظار کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہم ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ جائیں اور آنے والے کل کا انتظار کرتے رہیں بلکہ انحرافات اور بدعتوں کے خلاف اعتراض اور قیام کریں اور ایک روشن اسلامی مستقبل کے لیے زمینہ فراہم کریں۔

منتظرین کی صفات

۱(معرفت امام اور اُسکی امامت کا اعتقاد: جب تک امام زمانہ کو نہ پہچانیں اور اُنکی امامت کے معتقد نہ ہوں انتظار بے معنیٰ ہے اور یہ معرفت و اعتقاد، منتظروں کی خاص اور لازم صفت ہے کیونکہ یہ دونوں انتظار کے اہم رکن میں سے ہیں جیسا کہ امام سجّاد کے کلام میں پایا جاتا ہے "اِنَّ اَهلَ زمانِ غَیبَتِه القائلوُنَ بِاماٰمته المنتَظِروُنَ لِظُهُورِهِ اَفضلُ اَهلِ کُلِّ زَماٰن"[۶] بیشک حضرت مہدی (عج) کی غیبت کے زمانے میں وہ لوگ، جو ان کی امامت کے قائل ہوں اور ظہور کی آس لیے ان امام کے انتظار میں زندگی بسر کر رہے ہوں، وہ ہر زمانے کے لوگوں سے برتر ہیں۔

۲(تقوا اور حسن سیرت: اسلام میں پرہیزگاری اور تقوا کے علاوہ کرامت و بزرگی کا کوئی بھی معیار نہیں ہے﴿ اِنَّ اَکرَمَکُم عندَ اللهِ اَتقیکُم﴾[۷] اور اسی طرح ایمان کی پختگی اور اُسکی قیمت حسن اخلاق اور نیک سیرت کے علاوہ کچھ بھی نہیں ہے "اَفضَلُکُم اِیماناً اَحسَنَکُم اخلاٰقاً" لہذا یہ تصور نہیں کیا جاسکتا کہ کوئی اس دائرہ سے خارج ہو تقوا اور نیک رفتاری سے بے بہرہ ہو اور اُسے انتظار کی فضیلت و کرامت حاصل ہوجائے۔ امام صادق فرماتے ہیں "مَنَ سرَّاَنَ یکوُنَ مِن اَصحابِ القائمِ فلیَنتَظِر وَ لیَعمَل بِالوَرعِ وَ محاسنِ الاخلاقِ وَهُوَ مُنتَظِرِ"[۸] جو کوئی یہ چاہتا ہے کہ قائم کے اصحاب و انصار میں سے ہو تو اُسے چاہیے کہ انتظار کرے اور ساتھ ہی ساتھ تقوا، اور حسن اخلاق کی بنیاد پر دوسروں سے خوش رفتاری کرے اس حال میں کہ اُسکی آنکھیں ظہور کی منتظر ہوں۔

۳) فرمان قبول کرنا: جو کوئی اپنے امام معصوم کا منتظر ہو اور زندگی کے تمام مراحل میں ان کی رہبری کا معتقد ہو وہ ان کی اطاعت کو واجب سمجھے گا اور زمان غیبت میں ان امام فرمان کی اطاعت کرگا اور خود کو آمادہ کرے گا تاکہ ظہور امام کے وقت آنحضرت کی بے چوں چرا اطاعت کرے امام صادق فرماتے ہیں "طُوْ بىٰ لِشَيَعْةِقائِمَنا الْمُنْتَظِرينَ لِظُهْوْرِ هِ وَالْمُطيعينَ لَهْ فى ظُهْوْرِهِ"[۹] زہے نصیب ہمارے قائم کے شیعہ کہ ان کی غیبت میں ان کا انتظار میں جیتے ہیں اور وقت ظہور ان کے مطیع ہیں۔

٤) امام (عج) کے دوستوں سے دوستی انکے دشمنوں سے دشمنی: ہر انسان کے لیے دوستی کو پرکھنے کا سب سے عمدہ ذریعہ یہ ہے کہ اُسکے دوست اور دشمن کو پہچانے۔

دوست کے دشمن اور دشمن کے دوست کو کبھی دوست نہیں کہا جاتا ہے اُسی طرح سے دوست کے دوست اور دشمن کے دشمن کو بھی دشمن نہیں سمجھتے ہیں یہ بات فطری ہے کہ ہر انسان اپنے محبوب کے چاہنے والوں کا دوست اور اُسکے دشمنوں کا دشمن ہوتا ہے۔

یقیناً امام زمانہ کے منتظر بھی آپکے دوستوں کے دوست اور آپکے دشمنوں کے دشمن ہیں پیغمبر اکرم ﷺ فرماتے ہیں " طُوْ بىٰ لِمَنْ اَدْ رَکَ قَائِمَ اَهْلِ بَيْتى وَ هُوَ يَاتَمُّ بِهِ فى غَيْبَتِهِ قَبْلَ قِيَا مِهِ وَ لْيَتَوَلّٰى اَوْلِيَائِهْ وَ يْعَا دى اَعْدٰائِهْ"[۱۰] زہے نصیب وہ افراد جنہوں نے میرے قائم اہل بیت کو درک کیا اور ان کی غیبت کے زمانے میں قیام سے پہلے ان کی پیروی کی ان کے دوستوں کو دوست رکھا اور انکے دشمنوں کو دشمن قرار دیا۔

ظہور سے پہلے کی علامتیں

حضرت مہدی (عج) کے ظہور کی اہمیّت کو مدّ نظر رکھتے ہوئے اور اشتباہات اور سوئے استفادہ سے روک تھام کے لیے خداوند عالم نے ظہور سے پہلے چند علامتیں مقرر فرمائیں ہیں اِن علامتوں کو ہم دو حصوں میں تقسیم کرسکتے ہیں:

۱) قطعی علامتیں

۲) غیر قطعی علامتیں

قطعی علامتیں وہ ہیں جن کے سلسلے میں متواتر روایتیں وارد ہوئی ہیں اور آنکے واقع ہونے کی تاکید بھی کی گئی ہے مانند خروج سفیانی اور قتل نفسِ زکیّہ۔[۱۱]

غیر قطعی علامتیں وہ ہیں جن کے سلسلے میں متواتر روایت نہیں پائی جاتی ہے یا معصوم کے توسط سے آنکا حتماً واقع ہونا نہیں پایا جاتا ہے ۔ مانند پانچ دفعہ چاند گہن اور پندرہ دفعہ سورج گہن ۔[۱۲]

علامات ظہور پر ایک اجمالی نظر

بہت سی ایسی روایتیں ہیں جن میں علامات ظہور کا تذکرہ ہے جن کے مطابق امام زمانہ (عج) کا اس وقت ظہور ہو گا جب دنیا ظلم و جور سے بھر جائیگی "کَمٰا مُلِئَتْ ظُلْماًوَجَوْراً"[۱۳]

امام صادقؑ نے اپنے ایک صحابی سے علامات ظہور بیان فرمائی ہیں جنہیں ہم مختصر طور پر بیان کر رہے ہیں :

امام زمانہ کے ظہور کی علامتیں :

* خروج دجّال ۔
* نفس زکیہ کا قتل ۔
* سید حسنی کا خروج ۔
* ۱۵ / ماہ مبارک رمضان کو سورج و چاند گرہن لگنا ۔
* سفیانی کا خروج ۔
* ندائے آسمانی ۔
* ظہور اس وقت ہوگا جب دنیا ظلم وجور سے لبریز ہو جائیگی ۔
* اہل باطل اہل حق پر سبقت لیں گے ۔
* سود خوری عام ہو جائیگی ۔
* زنا عام ہوجائیگا ۔
* چھوٹے بڑوں کی عزّت نہیں کریں گے ۔
* راہ خیر پر چلنے والوں کی تعداد کم اور راہ شر پر چلنے والوں کی تعداد زیادہ ہو جائیگی ۔
* مکّاری اور چاپلوسی زیادہ ہوجائیگی ۔

* لوگ آشکار جوا کھلیں گے اور شراب پئیں گے۔
* لوگوں کو قرآن کے حقائق سننا گراں گذرے گا۔
* اگر کوئی امر بالمعروف ونہی عن المنکر کرنے والا ہوگا تو اسے لوگ نصیحت کریں گے
کہ یہ تمہارا کام نہیں ہے!
* مسجدوں میں ان لوگوں کی بھیڑ ہوگی جنکے دلوں میں ذرّہ برابر خدا کا خوف نہ ہوگا * لوگ دولت اور دولتمند افراد کے
آگے سر تسلیم خم کریں گے۔
* لوگ اپنے مال کو راہ خدا میں صرف کرنے کے بجائے راہ شر میں خرچ کرنا شرف
سمجھیں گے!
* ایسے لوگ پیدا ہوجائیں گے جو ایک روز گناہ کبیرہ انجام نہ دیں گے تو پریشان و
مضطرب رہیں گے!
* لوگوں کی مدد صورت دیکھ کر کی جائیگی۔
* تنگ دست اور نیاز مندوں کی مدد میں سفارش چلے گی!
* لوگوں کے نزدیک وقت نماز کی کوئی اہمیت نہ ہوگی! [۱۴]

علامات ظہور کے سلسلے میں اہم بات یہ ہے کہ اِن علامتوں میں سے کسی بھی علامت کا نہ پایا جانا اس بات کی نشانی نہیں ہوگا کہ ظہور میں تأخیر ہو سکتی ہے کیونکہ "خداوند متعال ظہور کے مقدمات کو تنہا ایک شب میں پورا کردیگا" اور اس امر کا لازمہ یہ ہے کے ہم ہمیشہ منتظر رہیں اور اپنے آپ کو ہمیشہ آمادہ رکھیں۔

---

(۱) یس ۳٦، آیہ ۸۲

(۲) صافات، آیہ ۱٤٤

(۳) منتخب الاثر ص ۲۷٦

(٤) عنکبوت آیہ ۱٤

(۵) بحار الانوار ج ۵۲/ص ۱۲٦

(٦) بحار الانوار ج ۵۲/ص ۲۲۱، ح ٤

(۷) سورہ حجرات آیہ ۱۳

(۸) بحارالانوار ج۵۲/ص۱٤۰،ح۵۰

(۹) بحارالانوار ج۵۲/ص۱۵۰،ح۷٦

(۱۰) بحارالانوار ج۵۱/ص۷۲

(۱۱) منتخب الاثر، ص٤۳۹

(۱۲) منتخب الاثر، ص٤٤۰

(۱۳) بحار الانوار ج ۵۱/ص۳۰(باب ۲، اسمائہ و القابہ(بحار الانوار ج ۵۱/ص۳۳(باب۳، النھی عن التسمیہ(

(۱۴) بحار الانوار ج ۵۱/ص۵۲،ص۲۵٦۔۲٦۰ حدیث ۱٤۷

ظہور

۱(امام زمانہ خانہ کعبہ کے نزدیک مسجد الحرام میں اپنے عالمی قیام کا آغاز کریں گے

۲(۳۱۳ افراد امام زمانہ کی بیعت کے لیے خانہ کعبہ میں اکٹھا ہونگے۔

۳(حضرت عیسیٰ چوتھے آسمان سے نازل ہونگے اور امام زمانہ کی اقتدا میں نماز ادا کرینگے۔

٤(امام مہدی (عج) کے انصار دنیا کے کونے کونے سے مکہ کی سمت روانہ ہونگے اور آپکی قیادت میں عراق کی طرف کوچ کریں گے۔

٥(لشکر سفیانی "بیداء "نامی علاقہ میں زمین میں دھنس جائیگا اور اسلام پوری دنیا میں پھیل جائے گا۔

٦(آپ کوفہ کو اپنا دارالحکومت قرار دینگے۔ (۱)

ظہور کے بعد کا منظر

امام مہدی (عج) کے ظہور کے بعد کا زمانہ مختلف زاویوں سے روایات معصومین میں پایا جاتا ہے:

۱(دنیاپر اسلام کی حاکمیت ہوگی: امام صادق (ع) فرماتے ہیں (جب ہمارا قائم قیام کرے گا اسوقت کوئی سرزمین باقی نہیں بچے گی مگر یہ کہ اس جگہ سے خدا کی وحدت اور نبوتِ پیغمبر ﷺ کی ندا آئیگی۔

۲(حدود الٰہی کا مکمل طور پر نفاذ ہوگا: امام کاظم سورہ حدید کی ۱۷ ویں آیت کی تفسیر میں ارشاد فرماتے ہیں "یہ جو خدا نے فرمایا کہ وہ زمین کو اسکے مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کریگا اِسکا یہ مطلب نہیں ہے کہ زمین کو بارش کے ذریعے زندہ کریگا بلکہ خداوند عالم ایسے لوگوں کا انتخاب کریگا جو زمین کو عدالت الٰھی کے ذریعے زندہ کریں گے"۔

۳(معارف قرانی کو زندہ کیا جائیگا : امام علی انقلاب حضرت مہدی کی تفصیلات میں ارشاد فرماتے ہیں "ایسے زمانہ میں جب کہ لوگ قران کی اپنی خواہشوں کے مطابق توجیہ کریں گے وہ انکی فکروں کو قران کی طرف موڑ دیں گے اور انکو قرانی کے حقایق سے آشنا کریں گے پس وہ تمھیں سمجھائیں گے کہ کس طرح سے کتاب و سنّت اور اسکے مفاہیم جو بھلائے جا چکے تھے اسے دوبارہ زندہ کیا جائے۔"

٤(ستمگروں کی نابودی اور عدالت کی برقراری: رسول خدا ﷺ فرماتے ہیں "مہدی میرے بیٹوں میں سے ہے وہ غیبت اختیار کرے گا جس وقت ظہور کریگا زمین کو عدل و داد سے بھردیگا جس طرح ظلم و ستم سے بھری ہوگی"۔

٥(تجدید اسلام: امام باقر فرماتے ہیں "جو کام پیغمبر اکرم نے انجام دیئے ہیں وہ بھی انجام دیں گے پچھلی بنیادوں کو ٹھیک اسی طرح ہلادیں گے جس طرح رسولِ خدا ﷺ نے جاہلیّت کی بنیاد ہلادی تھی اور اسلام کو دوبارہ از سر نو شروع کریں گے"۔

٦(لوگوں کے درمیان علم اپنے کمال کو پہنچے گا: امام صادق (ع) فرماتے ہیں "علم ستائیس حرفوں پر مشتمل ہے اور تمام وہ معارف جو ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر لیکر آئے تھے صرف دو حرف تھے جسوقت ہمارا قائم قیام کریگا بقیہ پچیس حروف کو لوگوں کے سامنے پیش کرے گا"۔

٧(عقل رشد کرے گی: امام باقر (ع) فرماتے ہیں: "جس وقت ہمارا قائم قیام کرے گا خداوند آپ کے دست مبارک کو اپنے بندوں کے سروں پہ قرار دے گا جس سے اُنکی اور اُنکی فکری رشد بھی پایۂ کمال کو پہنچ جائے گی"۔

٨(امن وآسایش ہوگی: صحف ادریس سے نقل ہوا ہے کہ "قائم آلِ محمد ﷺ کے ظہور کے زمانے میں زمین کو امن بخشا جائے گا ایک دوسرے کو نقصان پہنچانا اور ایک دوسرے سے ڈرنا کاملاً محو ہوجائے گا امیرالمومنین فرماتے ہیں "اُس زمانے میں ایک عورت عراق سے تنہا شام تک پیدل سفر کرے گی اور کوئی چیز اُسے ہراساں نہیں کرے گی"۔(٢)

٩(لوگوں کے درمیان آپس میں محبت و یکجہتی ہوگی: امیرالمومنین فرماتے ہیں "لَوْ قَدْ قَامَ قَائِمُنَا لَذَھَبَتِ الشَّحْنَاءَ مِنْ قُلُوْبِ الْعِبَادِ" اگر ہمارا قائم قیام کرے تو بندوں کے دلوں سے بغض و حسد، کینہ و دشمنی ختم ہوجائیں گے۔(٣)

١٠(زمین گناہ سے پاک ہوگی: امام صادق (ع) ظہور امام کے بعد لوگوں کا حال بیان کرتے ہیں: "وَ لَا یَعْصُوْنَ اللہَ عَزَّ وَ جَلَّ فِی اَرْضِہِ" زمین پر خدا کی نافرمانی نہیں کی جائیگی۔(٤)

زمانۂ غیبت میں ہمارے فرائض

ہم نے امام کے ظہور کے لئے خود کو آمادہ نہ کرکے اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال لیا ہے زمانہ غیبت میں ہمارے فرائض تو یہ ہیں کہ ہمیں ہر لمحہ اپنے امام (عج) کے ظہور کی دعا کرنی چاہیے اور ہر دعا میں اللہ کو امام (عج) کا واسطہ قرار دینا چاہئے اور امام (عج) کی جدائی پر گریہ و زاری کرنی چاہئے، جیسا کہ امام جعفر صادق سے مروی ہے کہ: آپ نے فرمایا: خدا کی قسم!!

تمہارا امام ایک طولانی مدت تک ضرور غیبت اختیار کریگا اور تمھیں ضرور آزمائش میں بتلا کیا جائے گا ۔(۵) لیکن انکے لئے مومنین کی آنکھیں یقینا اشک بار رہیں گی ۔

امام علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ کیا قائم آل محمد ﷺ کی ولادت ہو چکی ہے ؟

تو آپ نے فرمایا کہ اگر میں ان کے زمانے میں ہوتا تو ساری عمر انکی خدمت میں گزار دیتا ۔ (۶)

* امام زمانہ فرماتے ہیں کہ: غیبت کبری کے زمانے میں پیش آنے والے مسائل و مشکلات کے حل کے لیئے ہماری حدیثوں کو بیان کرنے والے راویوں (فقہا) کی طرف رجوع کرو کیونکہ وہ ہماری طرف سے تم پر حجت ہیں جس طرح میں اللہ کی طرف سے تم پر حجت ہوں ۔(۷) اس حدیث سے یہ اہم نکتہ نکلتا ہے کہ زمانۂ غیبت میں تمام لوگوں پر فقہا و مجتہدین کی تقلید واجب ہے ۔

* خدا کی بارگاہ میں ہر وقت یہ دعا کرنا چاہیئے کہ اے اللہ اے رحمن اے رحیم اے دلوں کو دگرگون کرنے والے تو اپنے دین پر ہمیں ثابت قدم رکھ اور اپنے حجت کی معرفت عطا فرما۔

* زمانۂ غیبت میں امام پر درود بھیجنا، انکی سلامتی کے لئے صدقے دینا امام علیہ السلام کی نیابت میں حج کرنا، امام علیہ السلام کے فراق اور آپکی مظلومیت پر غمگین رہنا بھی ہماری ذمہ داری میں شامل ہے۔

* امام جعفر صادق سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: جو شخص ہمارے لیئے رنجیدہ اور ہماری مظلومیت پہ غمگین ہو اسکی ہر سانس تسبیح کا ثواب رکھتی ہے ۔(۸)

آنحضرت کے ظہور کے ساتھ ہی اسلام کی جہانی عدالت نیز آپ کی حکومت قائم ہو گی اور تمام انسان صلح و صفائی، برادری و برابری کے ساتھ ایک دوسرے کے پہلو بہ پہلو زندگی بسر کریں گے جنگ و جدال ، ظلم و جور، دروغ گوئی و فضول گوئی اور بھوک وغیرہ انسانی معاشرہ سے دور ہو جائیں گے اور پورے عالم میں بس امن کا پرچم لہرائے گا اور ہر طرف حق و حقّانیت کے چراغ روشن ہو نگے اور باطل نیست و نابود ہو کر رہ جائے گا اور سب کی زبان پر ایک ہی نعرہ ہو گا: جاءَ الحقْ وَ زَهقَ الباطل انَ الباطل كان زهوقا

---

(۱) بحار الانوار ج ۵۲/ص ۲۳۷

(۲) بحار الانوار ج ۵۲/ص ۳۱۶

(۳) بحار الانوار ج ۵۲/ص ۳۱۶

(۴)کافی ج۱/ص۳۳۳

(۵)کمال الدین ج۲/ص۳٤۲

(۶) بحار الانوار ج ۵۱/ص٤۸

(۷)کمال الدین و تمام النعمہ شیخ صدوق

(۸) اصول کافی ج۲/ص۲۲٦

بعض اہم دعائیں اور زیارتیں

زیارت امام عصر

ہر مومن کو چاہیئے کہ اپنے امام (عج) کا شب و روز انتظار کرے اور اس زیارت کو پڑھنے کے بعد دعا کرے کہ خداوند عالم جلد پردہ غیبت اٹھا دے۔

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ

السَّلامُ عَلیکَ یَا صَاحِبَ الْعَصْرِ وَالزَّمَانِ السَّلامُ عَلیکَ یَا خَلِیْفَةَ الرَّحْمٰنِ السَّلامُ عَلیکَ یَا اِمامَ الاِنْسِ وَالجَانِّ السَّلامُ عَلیکَ یَامَظْهَرَ الْاِیْمٰانِ السَّلامُ عَلیکَ یَا شَرِیْکَ الْقُرْآنِ السَّلامُ عَلیک یَا اِمامَ زَمَانِنَا هٰذا عَجَّلَ اللّٰهُ تَعٰالیٰ فَرَجَکَ وَسَهَّلَ اللّٰهُ مَخْرَجَکَ اَلسَّلامُ عَلیکَ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَبَرَکَاتُه

ترجمہ: اے سارے زمانے کے مالک آپ پر ہمارا سلام ہو، اے خلیفۂ خدا آپ پر ہمارا سلام ہو اے جن و انس کے امام برحق آپ پر ہمارا سلام ہو، اے مطلع ایمان کے خزینہ آپ پر ہمارا سلام ہو، اے شریک قرآن آپ پر ہمارا سلام ہو ، اے ہمارے امام زمانہ (عج) آپ پر ہمارا سلام ہو، خدا آپ کے ظہور میں جلدی کرے اور پردۂ غیبت سے تشریف لانے کو آسان قرار دے۔

انہی میں سے ایک دعا جو "امام زمانہ سے استغاثہ" کے نام سے مشہور ہے اسے مرحوم "سید علی خان" کتاب "کلم الطیب" میں ذکر فرماتے ہیں ۔ یہ ایک استغاثہ ہے امام زمانہ کے نام جہاں کہیں بھی ہو دو رکعت نماز حمد اور دلخواہ سورے کے ساتھ ادا کریں آسکے بعد قبلہ رو کھڑے ہو کر زیر آسمان پڑھے:

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ

"سَلامُ اللهِ الْکَامِلُ التَّآمُّ الْشَّامِلُ الْعَامُّ وَ صَلَوٰاتُهُ الدَّائِمَةُ وَ بَرَکَاتُهُ الْقَائِمَةُ التَّامَّةُ عَلٰی حُجَّةِ اللهِ وَ وَلِیِّهِ فِی اَرْضِهِ وَ بِلٰادِهِ وَ خَلِیْفَتِهِ عَلٰی خَلْقِهِ وَ عِبٰادِهِ وَ سُلٰالَةِ النُّبُوَّةِ وَ بَقِیَّةِ الْعِتْرَةِ وَ الصَّفْوَةِ صٰاحِبِ الزَّمٰانِ وَ مُظْهِرِ الْاِیْمٰانِ وَمُلَقِّنِ اَحْکٰامِ الْقُرآنِ وَ مُطَهِّرِ الْاَرْضِ وَ نٰاشِرِ الْعَدْلِ فِی الطُّوْلِ وَ الْعَرْضِ وَ الْحُجَّةِ الْقٰائِمِ الْمَهْدِیِّ الْاِمٰامِ الْمُنْتَظَرِ الْمَرْضِیِّ وَ ابْنِ الْأَئِمَّةِ الطّٰاهِرِینَ الْوَصِیِّ بْنِ الْاَوْصِیٰاءِ الْمَرْضِیِّینَ الْهٰادِی الْمَعْصُوْمِ ابْنِ الْاَئِمَّةِ الْهُدٰاةِ الْمَعْصُوْمِینَ السَّلامُ عَلَیْکَ یٰا مُعِزَّ الْمُؤْمِنِینَ الْمُسْتَضْعَفِینَ السَّلامُ عَلَیْکَ یٰا مُذِلَّ الْکٰافِرِینَ الْمُتَکَبِّرِینَ الظّٰالِمِینَ السَّلامُ عَلَیْکَ یٰا مُوْلٰایَ یٰا صٰاحِبَ الزَّمٰانِ السَّلامُ عَلَیْکَ یٰا بْنَ رَسُوْلِ اللهِ السَّلامُ عَلَیْکَ یٰا بْنَ اَمِیرِالْمُؤْ مِنینَ السَّلامُ عَلَیْکَ یٰا بْنَ فٰاطِمَةَ الزَّهْرآءِ سَیِّدَةِ

نِسائِ الْعالَمينَ السَّلامُ عَلَيْکَ يا بْنَ الْأَئِمَّةِ الْحُجَجِ الْمَعْصُومينَ وَ الْإِمامِ عَلَى الْخَلْقِ اَجْمَعينَ السَّلامُ عَلَيْکَ يا مَوْلاىَ سَلامَ مُخْلِصٍ لَکَ فِى الْوِلايَةِ اَشْهَدُاَنَّکَ الْإِمامُ الْمَهْدِىُّ قَوْلاًوَ فِعْلاً وَ اَنْتَ الَّذى تَمْلَأُ الْاَرْضَ قِسَطاً وَ عَدْلاًبَعْدَ ما مُلِئَتْ ظُلْماًوَ جَوْراً فَعَجَّلَ اللّهُ فَرَجَکَ وَ سَهَّلَ مَخْرَجَکَ وَ قَرَّبَ زَمانَکَ وَ کَثَّرَ اَنْصارَکَ وَ اَعْوانَکَ وَ اَنْجَزَلَکَ ما وَعَدَکَ فَهُوَ اَصْدَقُ الْقائِلينَ وَ نُريدُ اَنْ نَمُنَّ عَلَى الَّذينَ اسْتُضْعِفُو ا فِى الْأَرْضِ وَ نَجْعَلَهُمْ أَئِمَةً وَ نَجْعَلَهُمْ الْوارِثينَ يا مَوْلاىَ يا صاحِبَ الزَّمانِ يا بْنَ رَسُولِ اللّهِ حاجَتى کَذا وَ کَذا (کذا کذا کی جگہ حاجت بیان کریں (فَاشْفَعْ لى فى نَجاحِها فَقَدْ تَوَجَّهْتُ اِلَيْکَ بِحاجَتى لِعِلْمى اَنَّ لَکَ عِنْدَ اللّهِ شَفاعَةً مَقْبُولَةً وَ مَقاماًمَحْمُوْداًفَبِحَقّ مَنِ اخْتَصَّکُمْ بِاَمْرِهِ وَارْتَضاکُمْ لِسِرِّهِ وَ بِالشَّانِ الَّذى لَکُمْ عِنْدَ اللّهِ بَيْنَکُمْ وَ بَيْنَهُ سَلِ اللّهَ تَعالىٰ فى نُجْحِ طَلِبَتى وَ اِجابَةِ دَعْوَتى وَ کَشْفِ کُرْ بَتى)

پھر خدا سے اپنی حاجت طلب کرے انشاء اللہ بہت جلدپوری ہوگی ۔ مرحوم محدث قمّی کتاب مفاتیح الجنان میں فرماتے ہیں کہ بہتر یہ ہے کہ رکعت اوّل میں سورہ حمد کے بعد سورہ (فتح (اور رکعت دوّم میں سورہ حمد کے بعد (اذا جاء نصر اللہ (پڑھے۔

دعائے عہد

اس دعا کی بہت زیادہ فضیلت بیان ہوئی ہے جو لوگ امام (عج) کے دیدار کے مشتاق ہیں وہ چالیس روز تک مسلسل نماز فجر کے بعد اسکی تلاوت فرمائیں ۔

چالیس دنوں کی خصوصیات:

ایک بات قابل توجہ ہے کہ نہ صرف اس دعا کو پڑھنے کی تاکید چالیس روز تک ہے بلکہ بہت سے دوسرے مقامات پر ان چالیس روز کی بہت اہمیت ذکر ہوئی ہے۔جیسا کہ مرحوم کلینی نقل کرتے ہیں :"ما اجمل عبد ذکر اللّہ اربعین صباحاً الّا زَهَّدَہُ فی الدنیا واَثْبَتَ الحکمۃَ فی قلبہ[۱] ترجمہ: اس سے اچھا بندہ کون ہوگا جو خدا کا ذکر چالیس صبح تک کرے اور خدا اسکو زاہد قرار دے اور اسکے قلب میں حکمت راسخ فرمائے ۔

علامہ مجلسی جناب قطب راوندی کی کتاب لب اللباب سے نقل کرتے ہیں کہ:

من اخلص العبادۃ لِلّٰہ اربعین صباحاً ینابیع الحکمۃ من قلبہ علی لسانہ[۲]

ترجمہ: جو کوئی چالیس روز تک خلوص کے ساتھ خدا کی عبادت انجام دے تو حکمت کا چشمہ اسکے قلب سے پھوٹ کر زبان پر جاری ہوجائے گا۔

اسی طرح حضرت موسی کے ساتھ ہوا کہ انہوں نے کتاب خدا اور احکامات الہی کے حصول کے لیئے چالیس دنوں تک کھانا پینا ترک کیا۔ (۳)

معرفت اور عبودیت کے درجات اور منازل کو طے کرنے کے لیئے ضروری ہے کہ اس طرح سے قدم بہ قدم بڑھے تاکہ کسی نتیجہ تک پہنچ سکے اسکے برعکس گناہوں اور معصیت کے بارے میں چالیس دنوں کا تذکرہ ہے۔

جیسا کہ امام موسی کاظم سے نقل ہوا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "من اشرب الخمر لم يحتسب له صلا ته اربعين يوماً "(۴)

ترجمہ: جو کوئی شراب نوشی کرے تو چالیس دن تک اسکی نماز قبول نہیں ہوگی۔

ان تمام روایات کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ کسی مقصد کے حصول کے لیئے چالیس دن تک کوئی عمل انجام دینا خاص اہمیت رکھتا ہے۔ جس طرح دعاؤں کا اثر چالیس دن میں ظاہر ہوتا ہے اسی طرح گناہوں کا اثر چالیس دن تک باقی رہتا ہے۔

مرحوم مجلسی نے متعدد واسطوں سے اس دعا کو اپنی کتاب بحار الانوار میں مختلف مقامات پر نقل کیا ہے۔ ان میں سید ابن طائوس کی مصباح الزائر اور محمد بن علی جبعی کی مجموعہ جباعی ہے اور اسکے علاوہ بلد الامین، مصباح کفعمی اور کتاب عتیق سے بھی اسے نقل کیا ہے(۵)

اَللّٰهُمَّ رَبَّ النُّورِ الْعَظِيمِ وَرَبَّ الْكُرْسِيِّ الرَّفِيعِ وَرَبَّ الْبَحْرِ الْمَسْجُورِ وَمُنْزِلَ التَّوْراةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالزَّبُورِ وَرَبَّ الظِّلِّ وَالْحَرُورِ وَمُنْزِلَ الْقُرْآنِ الْعَظِيمِ وَرَبَّ الْمَلائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ وَالْأَنْبِياءِ وَالْمُرْسَلِينَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الْكَرِيمِ وَبِنُورِ وَجْهِكَ الْمُنِيرِ وَمُلْكِكَ الْقَدِيمِ يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي أَشْرَقَتْ بِهِ السَّماواتُ وَالْأَرَضُونَ وَبِاسْمِكَ الَّذِي يَصْلَحُ بِهِ الْأَوَّلُونَ وَالْآخِرُونَ يَا حَيّاً قَبْلَ كُلِّ حَيٍّ وَيَا حَيّاً بَعْدَ كُلِّ حَيٍّ وَيَا حَيّاً حِينَ لَا حَيَّ يَا مُحْيِيَ الْمَوْتىٰ وَمُمِيتَ الْأَحْياءِ يَا حَيُّ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ اللّٰهُمَّ بَلِّغْ مَوْلانَا الْإِمامَ الْهادِيَ الْمَهْدِيَّ الْقائِمَ بِأَمْرِكَ صَلَواتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَعَلىٰ آبائِهِ الطَّاهِرِينَ عَنْ جَمِيعِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِناتِ فِي مَشارِقِ الْأَرْضِ وَمَغارِبِها سَهْلِها وَجَبَلِها وَبَرِّها وَبَحْرِها وَعَنِّي وَعَنْ والِدَيَّ مِنَ الصَّلَواتِ زِنَةَ عَرْشِ اللّٰهِ وَمِدادَ كَلِماتِهِ وَمَا

◌حصاهُ عِلْمُهُ وَ◌حاطَ بِهِ كِتابُهُ اللّهُمَّ نّيُ جَدِّدُ لَهُ فِي صَبِيحَةِ يَوْمِي هذَا وَمَا عِشْتُ مِنْ يَّامِي عَهْداً وَعَقْداً وَبَيْعَةً لَهُ فِي عُنُقِي لاَ حُولُ عَنْه وَلاَ زُولُ بَداً اللّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ نْصارِهِ وَ◌عْوانِهِ وَالذَّابِّينَ عَنْهُ والْمُسارِعِينَ لَيْهِ فِي قَضاءِ حوائِجِهِ وَا لْمُمْتَثِلِينَ لِا◌◌وامِرِهِ وَالْمُحامِينَ عَنْهُ وَالسَّابِقِينَ لِي رادَتِهِ وَالْمُسْتَشْهَدِينَ بَيْنَ يَدَيْهِ

اللّهُمَّ نْ حالَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ الْمَوْتُ الَّذِي جَعَلْتَهُ عَلَى عِبادِکَ حَتْماً مَقْضِيّاً فَ◌خْرِجْنِي مِنْ قَبْرِي مُؤْتَزِراً كَفَنِي شاهِراً سَيْفِي مُجَرِّداً قَناتِي مُلَبِّياً دَعْوَةَ الدَّاعِي فِي الْحاضِرِ وَالْبادِي اللّهُمَّ رِنِي الطَّلْعَةَ الرَّشِيدَةَ وَالْغُرَّةَ الْحَمِيدَةَ وَاكْحَ◌ُلْ ناظِرِي بِنَظْرَةٍ مِنِّي لَيْهِ وَعَجِّلْ فَرَجَهُ وَسَهِّلْ مَخْرَجَهُ وَ◌وْسِعْ مَنْهَجَهُ وَاسْلُکْ بِي مَحَجَّتَهُ وَ◌نْفِذْ مْرَهُ وَاشْدُدْ زْرَهُ وَاعْمُرِ اللّهُمَّ بِهِ بِلادَکَ وَ◌حْيِ بِهِ عِبادَکَ فَ◌نَّکَ قُلْتَ وَقَوْلُکَ الْحَقُّ ظَهَرَ الْفَسادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِما كَسَبَتْ يْدِي النَّاسِ فَ◌ظْهِرِ اللّهُمَّ لَنا وَلِيَّکَ وَابْنَ بِنْتِ نَبِيِّکَ الْمُسَمَّى بِاسْمِ رَسُولِکَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ حَتَّى لاَ يَظْفَرَ بِشَيْءٍ مِنَ الْباطِلِ لاَّ مَزَّقَهُ وَيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُحَقِّقَهُ وَاجْعَلْهُ اللّهُمَّ مَفْزَعاً لِمَظْلُومِ عِبادِکَ وَناصِراً لِمَنْ لاَ يَجِدُ لَهُ ناصِراً غَيْرَکَ وَمُجَدِّداً لِما عُطِّلَ مِنَ حْكامِكِتابِکَ وَمُشَيِّداً لِما وَرَدَ مِنْ عْلامِ دِينِکَ وَسُنَنِ نَبِيِّکَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَاجْعَلْهُ اللّهُمَّ مِمَّنْ حَصَّنْتَهُ مِنْ بَ◌ْسِ الْمُعْتَدِينَ اللّهُمَّ وَسُرَّ نَبِيَّکَ مُحَمَّداً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ بِرُؤْيَتِهِ وَمَنْ تَبِعَهُ عَلَى دَعْوَتِهِ وَارْحَمِ اسْتِكانَتَنا بَعْدَهُ اللّهُمَّ اكْشِفْ هذِهِ الْغُمَّةَ عَنْ هذِهِ الْ◌◌مَّةِ بِحُضُورِهِوَعَجِّلْ لَنا ظُهُورَهُ نَّهُمْ يَرَوْنَهُ بَعِيداً وَنَراهُ قَرِيباً بِرَحْمَتِکَ يَا رْحَمَ الرَّاحِمِينَ الْعَجَلَ الْعَجَلَ يَامَوْلايَ يَا صاحِبَ الزَّمانِ

اس آخری فقرے کو اپنے داہنے زانو پر ہاتھ مار کر ۳ دفعہ پڑھے

---

(۱) کافی ج۲،ص۱۲،باب اخلاص ج٦

(۲) بحار الانوار ج۵۳،ص۳۲٦

۳) بحار الانوار ج۵۳، ص۳۲٦

(۴) کافی ج٦،ص۴۰٦

(۵) بحار الانوار ج۵۳،ص۹۵ اور ج۸٦،ص۲۸۴ اور ج۹۴،ص۴۲ اور ج۱۰۲،ص۱۱۱

ماہ شعبان کی مناسبتیں

قال رسول ا للہ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم):شعبان شھری رحم اللہ من اعاننی علیٰ شھری

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا :(شعبان میرا مہینہ ہے خدا رحمت کرے ہر اس شخص پر جو اس میں میری مدد کرے)

۱ شعبان : آیۃاللہ شہرستانی کے بقول شہادت حضرت زینب ۔

۲ شعبان : رمضان کے روزے فرض ہوئے، اور آیۂ کریمہ : (یاایھا الذین آمنوا کتب علیکم الصیام ... (کا نزول، اسی مہینے میں رسول اکرم ﷺ کا غزوۂ بنی مصطلق کے لئے خروج ۔

۳ شعبان :ولادت حضرت امام حسین اور امام حسین کا ۶۰ ھ میں وارد مکہ ہونا

٤ شعبان :ولادت حضرت عباس ،وفات علی بن محمد سمری چوتھے نائب امام زمانہ (عج) اور امام کی توقیع کا صادر ہونا ۔

۵ شعبان : ایک روایت کے مطابق امام زین العابدینؑ کی ولادت۔

۷ شعبان: ولادت جناب قاسم

۱۱ شعبان : ولادت جناب علی اکبراور جناب نوح کی دعا سے طوفان کا ختم ہوا ۔

۱٤ شعبان : ۲۵۵ ھ میں امام حسن عسکری نے اپنی پھوپی جناب حلیمہ خاتون کو اپنے یہاں دعوت دی اور کہلوایا کہ آج ہمارے یہاں افطار کریں کیونکہ شب نیمۂ شعبان کو خداوندعالم اپنی حجت کو آشکار کرے گا ،اور اسی شب کو رسول اکرم ﷺ نے اپنی امت کی شفاعت کے لئے خدا سے درخواست کیااور خداوند عالم نے تمام امت کی شفاعت انکے نام کردیا ۔

۱۵ شعبان المعظم : ولادت امام عصر ۲۵۵ھ ق آج کی شب آب زمزم کی طغیانی بڑھ جاتی ہے اور یہ اتنا زیادہ ہو جاتا ہے کہ ابلنے لگتا ہے لیکن افسوس کہ اس کے دہانے کو بند کردیا ہے ورنہ سبھی اس کا مشاہدہ کرتے !

۱۸ شعبان : کو امام حسن عسکری (ع)نے امام عصر کی ولادت کا اپنے اصحاب پر اظہار کیا اور امام (عج) کی امامت کی تصدیق کرتے ہوئے ان کی امامت کا اعلان عام کردیا۔اسی روز جناب حلیمہ خاتون امام کی زیارت کے لئے تشریف لائیں ۔

۲۱ شعبان : ۵۰،دن کے بعد جناب نوح اپنی کشتی سے خارج ہوئے ۔

۲۷ شعبان: قوم عاد پر عذاب الہی کا نزول۔

۲۸ شعبان: سورۂ مبارکہ توبہ کی ۱۲۸ ویں آیت: (لقد جائکم رسول من انفسکم (کا نزول ہوا یاد رہے کہ یہ آیت رسول اکرم ﷺ کے اس دار فانی سے کوچ کرنے سے چھ مہینے پہلے نازل ہوئی۔ روایت میں ہے کہ جو شخص بھی اس آیہ کریمہ کو نماز کے بعد پڑھے تو اسے رسول اکرم ﷺ کی شفاعت نصیب ہوگی۔

۲۹ شعبان: سال دوم ہجرت کو ماہ مبارک رمضان کے روزے واجب کئے گئے و شب اول ماہ رمضان میں جناب ابراہیم کے صحف کا نزول ہوا۔

پندرہویں شعبان کی رات کے مختصر اعمال

شب نیمۂ شعبان کی فضیلت بیان کرنے سے انسان قاصر ہے یہ اتنی بابرکت شب ہے کہ امام محمد باقرنے فرمایا: شب قدر کے بعد تمام راتوں سے یہ رات افضل ہے کیوں کہ خداوند متعال اپنا فضل و کرم بندوں کو عطا فرماتا ہے اور انکے گناہوں کو معاف کردیتا ہے اس رات خداوند کریم کسی سائل کے سوال کو رد نہیں کرتا اس رات کو: لیلۃُ البرات، لیلۃُ المُبارکہ اور لیلۃُ الرَّحمۃ بھی کہتے ہیں۔

اس شب میں:

* غسل کرنا
* شب بیداری کرنا
* دعا و استغفار میں مصروف رہنا
* زیارت امام حسین
* دعائے کمیل
* دعائے توسل
* دعائے فرج
* نماز جعفر طیاّر
* زیارت آل یٰسین، زیارت صاحب الامر اور اس دعا کا پڑھنا مستحب ہے:

بسم اللہ الرحمن الر حیم

اَللّٰھُمَّ بِحَقِّ لَیْلَتِنٰا ھٰذِہِ وَ مَوْلُودِھٰاوَ حُجَّتِکَ وَمَوْعُوْدِ ھَا اَلَّتِیْ قَرَنْتَ اِلیٰ فَضْلِھَافَضْلاً فَتَمَّتْ کَلِمَتُکَ صِدْقاً وَعَدْلاًلاَمُبَدِّلَ لِکَلِمٰا تِکَ وَلاٰ مُعَقِّبَ لِأیٰاتِکَ نُوْرُکَالمتٰاَ لِقُ وَ ضِیٰآؤُکَ اَلْمُشْرِقُ وَ الْعَلَمُ اَلنُّوْرُ فِی طَخْیٰآءِ الدَّیْجُوْرِ الْغٰآئِبُ الْمَسْتُوْرُ جَلَّ مَوْلِدُہ وَ کَرُمَ مَحْتِدُہٗ وَ الْمَلآئِکَۃُشُھَّدُہٗ وَ اللّٰہُ نٰاصِرُہٗ وَمُؤَیِّدُہٗ اِذٰانَ مِیعٰادُہٗ وَ المِلائِکَۃُ اَمْدٰادُہٗ سَیْفُ اللّٰہِ الَّذیْ لاٰ یَنبوُ وَ نُورُہُ الَّذیْ لاٰ یَخْبُو وَ ذُوالْحِلْمِ الّذیْ لاٰیَصْبُومَدٰارُالدَّھْرِ وَ نَوٰامِیسُ العَصرِ وَوُلاٰۃُ الأمْرِوَ المنَزَّلُ عَلَیھِمْ مٰا یَتَنَزَّلُ فِی لَیْلَۃِالقَدْرِ وَ اَصْحٰابُ الحَشْرِ وَ النَّشْرِ تَرٰاجِمَۃُ وَحْیِہِ وَلاٰۃُاَمْرِہِ وَنَھْیِہِ اللّٰھُمَّ فَصلِّ عَلیٰ خَاتِمِھِمْ وَ قٰآئِمِھِمُ الْمَسْتُوْرِہِ عَنْ عَوٰا لِمِھِمْ اللّٰھُمَّ وَاَدْرِکْ بِنٰااَیّٰامَہُ وَظُھُورَہُ وَقِیٰامَہُ وَاجْعَلْنٰا مِنْ اَنْصٰارِہِ وَاقْرِنْ ثٰارَنٰا بِثٰارِہِ وَاکْتُبْنٰا فِیْ اَعْوٰانِہِ وَخُلَصٰآئِہِ وَاَحْیِنٰا فِیْ دَوْلَتِہِ نٰاعِمِیْنَ وَبِصُحْبَتِہِ غٰانِمِیْنَ وَ بِحَقِّہِ قٰآئِمِیْنَ وَ مِنْ السُّوئِ سٰالِمِیْنَ یٰااَرْحَمَ الرَّحِمِیْنَ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبَّ الْعٰالِمِیْنَ وَصَلَّ اللّٰہُ علیٰ سَیَّدِنٰا مُحَمَّدٍخٰا تَمِ النَّبِیّیْنَ وَالْمُرْسَلِینَ وَ عَلیٰ اَھْلِ بَیْتِہِ الصّٰادِ قِینَ وَ عِتْرَ تِہِ النّٰاطِقِینَ وَالْعَنْ جَمِیعَ الظّٰالِمِینَ وَاحْکُمْ بَیْنَنٰاوَبَیْنَھُمْ یٰا اَحْکَمَ الْحٰاکِمِیْنَ

ترجمہ: خدایا ہماری اس رات اور اس کے مولو اور تیری حجت اور اس کے موعود کا واسطہ کہ جس کے فضل سے مزید فضیلت کو ملایا ہے تو تیرا کلمہ صداقت و عدالت کے اعتبار سے مکمل ہو گیا تیرے کلمات میں کوئی تبدیلی نہیں ہے اور تیری آیتوں میں کوئی تعقیب نہیں ہے تیرا نور روشن، تیری ضیاء منور اور نور نشانی اس تاریک شب میں وہ امام غائب وپنہان ہے جس کا مولد معظم اور جس کے ظہور کا مقام مکرم ہے اور ملائکہ اس کے گواہ ہیں اور اللہ ناصر اور موید ہے جب کہ اس کے ظہور کا وقت آجائے اور ملائکہ اس مددگار ہوں وہ خدا کی تلوار ہے جو کند نہیں ہوتی ہے اور اللہ کا نور ہے جو کبھی نہیں بجھتا وہ صاحب حلم ہے جو سبک سر نہیں ہوتا مدار روزگار اور نگہبان زمانہ ہے اور ولی امر ہے اور ان پر وہ چیزیں نازل ہوتی ہیں جو شب قدر میں نازل ہوتی ہیں اور وہ صاحبان حشر و نشر ہیں اور اس کی وحی کے ترجمان ہیں اور اس کے امر نہی کے والی ہیں تو خدایا درود نازل فرما امام خاتم اور امام قائم، پر جو دنیا کی نگاہوں سے پوشیدہ ہیں خدایا ہم کو ایام تک پہنچادے ان کے ظہور اور ان کے قیام کے اور ہم کو ان کے انصار میں قرار دے اور ہمارے اقدام کو ان کے انتقام سے ملادے اور ہم کو لکھ دے ان کے مددگاروں اور مخلصین میں اور ہم کو زندہ رکھ ان کی حکومت میں نعمت کے ساتھ اور ان کی صحبت کے فائدہ کے ساتھ اور ان کے حق کے ساتھ قائم رکھ اور ہر برائی سے محفوظ رکھ اے سب سے بڑے رحم کرنے والے اور حمد عالمین کے رب خدا کے لئے ہے اور درود ہمارے سردار محمد ﷺ خاتم النبیین اور سید مرسلین

اور ان کے سچے اہل بیت پر اور اور ان کی ناطق عترت پر اور لعنت کر تمام ظالموں پر اور فیصلہ کر ہمارے اور ان کے درمیان اے بہترین حکم کرنے والے۔

اس شب میں ہزار مرتبہ اَستَغفِرُاللہ اور ہزار مرتبہ الحمدُللہ کا پڑھنا بھی ثواب رکھتا ہے اور دو رکعت نماز بھی مستحب ہے جسکی پہلی رکعت میں سورہ حمد کے بعد سورہ کافرون، دوسری رکعت میں سورہ حمد کے بعد سورہ توحید اور نماز کے تمام ہونے کے بعد ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ ۳۳ مرتبہ الحمد للہ ۳٤ مرتبہ اللہ اکبر کو پڑھے۔

امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ: اس مہینے میں جتنا ہو سکے صدقہ نکالو کیونکہ یہی صدقہ قیامت کے دن کوہ احد کے برابر نظر آئیگا۔زرارہ سے امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ: اے زرارہ! اس دعا کو محفوظ کرلو: اَللّٰھُمَّ عَرِّفْنِیْ نَفْسَکَ فَاِنَّکَ اِنْ لَمْ تُعْرِفِّنِیْ نَفْسَکَ لَمْ اَعْرِفْ نَبِیِّکْ اَللّٰھُمَّ عَرِّفْنِیْ رَسُوْلَکَ فَاِنَّکَ اِنْ لَمْ تُعَرِفِّنِیْ رَسُوْلَکَ لَمْ اَعْرِفْ حُجَّتَکَ اَللّٰھُمَّ عَرِّفنی حُجَّتَکَ فَاِنَّکَ اِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِیْ حُجَّتَکَ ضَلَلْتُ عَنْ دِیْنِی۔

*(بار الہا مجھے اپنی معرفت عطا فرما اس لیے کہ اگر تو نے مجھے اپنی معرفت نہیں عطا کی تو مجھے تیرے نبی کی معرفت حاصل نہیں ہو سکتی۔

*(بار الہا مجھے اپنے رسول کی معرفت عطا فرما اگر تو نے مجھے اپنے رسول کی معرفت نہیں عطا کی تو مجھے تیری حجت کی معرفت حاصل نہیں ہو سکتی۔

*(بار الہا تو مجھے اپنی حجت کی معرفت عطا کر کیونکہ اگر تو نے مجھے اپنی حجت کی معرفت عطا نہیں کی تو میں اپنے دین سے گمراہ ہو جاونگا۔()

نیمۂ شعبان کی دعا

منقول ہے کہ رسول اکرم ﷺ اس شب پر نور و مبارک میں اس دعا کو پڑھا کرتے تھے:

بسم اللہ الر حمن الر حیم

اَللّٰھُمَّ اقْسِمْ لَنا مِنْ خَشْیَتِکَ ما یَحُولُ بَیْنَنا وَ بَیْنَ مَعْصِیَتِکَ وَ مِنْ طاعَتِکَ ما تُبَلِّغُنا بِهِ رِضْوانَکَ وَ مِنَ الْیَقِیْنِ ما یُھَوِّنُ عَلَیْنا بِهِ مُصِیْباتِ الدُّنْیا اَللّٰھُمَّ اَمْتِعْنا بِاَسْماعِنا وَ اَبْصارِنا‌و قُوُّ تِنامَا اَحْیَیْتَنا واجْعَلْهُ الْوارِثَ مِنّا واجْعَلْ ثَارَنا عَلی

مَنْ ظَلَمَنٰاوَانْصُرْنٰا عَلٰی مَنْ عٰادٰانٰا وَلاٰ تَجْعَلْ مُصِیْبَتَنٰا فِی دِیْنِنٰا وَلاٰ تَجْعَلِ الدُّنْیٰا اَکْبَرُ هَمِّنٰاوَلاٰ مَبْلَغَ عِلْمِنٰا وَلاٰ تُسَلِّطْ عَلَیْنٰا مَنْ لاٰ یَرْحَمُنٰا بِرَحْمَتِکَ یٰااَرْحَمَ الرّٰ احِمِیْنَ

ترجمہ:

(خدایا میرے حصہ میں اپنا خوف قرار دے جو میرے اور تیری معصیت کے درمیان حائل ہو جائے اور اپنی اطاعت عطا کر جس سے تیری خوشنودی کو پا جاؤں اور یقین عطا کر جسکی وجہ سے دنیا کی تمام مصیبتیں آسان ہو جائیں خدایا میرے کانوں میری آنکھوں اور قوتوں کو بہرہ مند کر جب تک تو مجھ کو زندہ رکھے اور اس کو میراث بنادے اور میرا خون اس کی گردن پر قرار دے جو مجھ پر ظلم کرے اور ہماری مدد کر جو ہم سے دشمنی کرے اور ہماری مصیبت ہمارے دین میں نہ قرار دے اور دنیا کو ہمارا سب سے بڑا مقصد نہ قرار دے اور نہ ہمارے علم کا مقصود قرار دے اور نہ مسلط کر ہم پر اس کو جو رحم نہ کرے اپنی رحمت سے اے بہترین رحم کرنے والے رحم کر۔(

ابن بابویہ نے امام حسن مجتبیؑ سے روایت کی ہے کہ جبرئیل امین رسول اکرم ﷺ پرنازل ہوئے اور فرمایا: اے محمد ﷺ اپنی امت کو حکم دیں کہ شب نیمۂ شعبان دس رکعت نماز پڑھے جسکا طریقہ نماز صبح کی طرح ہے لیکن اس نماز کی ہر رکعت میں سورۂ حمد کے بعد دس مرتبہ سورۂ توحید کو پڑھے اور سلام کے بعد سجدہ میں یہ کہے:

اَللّٰھُمَّ لَکَ سَجَدَ سَوٰادِی وَ خَیٰا لِی وَ بِیٰا ضِی یٰا عَظِیمَ کُلِّ عَظِیمِ اغْفِرْلِی ذَنْبِی الْعَظِیمِ فَاِنَّهُ لَا یَغْفِرُ هُ غَیْرُکَ یٰا عَظِیْم۔

جس نے بھی اس عمل کو انجام دیا خداوندعالم اسکے اور اسکے والدین کے ستر سالہ گناہوں کو معاف کردیگا اور اسکے برابر اعمال حسنہ کا شمار کریگا۔[۱]

۱۵ شعبان کی شب کے اعمال کافی زیادہ ہیں ہمیں چاہیے کہ صمیم قلب سے جتنی بھی عبادت ممکن ہو سکے انجام دیں گرچہ ایسی راتوں میں انسان ساری رات عبادت الٰہی میں صرف کرے پھر بھی کم ہے۔ اس کتاب میں ہم اختصار کی وجہ سے بعض دعاؤں کے ذکر پر ہی اکتفا کرتے ہیں تفصیلات کے لئے مندرجہ ذیل کتابوں کی طرف رجوع کیا جائے:

* مفاتیح الجنان
* اقبال الاعمال
* وقایع الایام....

٭ صاحب کتاب مفاتیح الجنان نے سید بن طاوس سے نقل کیا ہے کہ سید نے مصباح الزائر میں ایک فصل اعمال سرداب مقدس کے سلسلہ میں لکھی ہے اور اسمیں چھ زیارتیں نقل کی ہیں اور اسکے بعد فرمایا ہے کہ اسی فصل سے دعاء ندبہ ملحق کی جاتی ہے جس کا پڑھنا مستحب ہے چار عیدوں میں: عید فطر، عید قربان، عید غدیر، اور روز جمعہ اور یہ دعا مفاتیح الجنان میں ہے لہذا مزید معلومات کے لئے آپ رجوع کر سکتے ہیں۔

٭ روز جمعہ امام عصر سے منسوب ہے اور یہ وہی دن ہے جس دن امام ظہور فرمائیں گے لہذا اس دن کی زیارت یہ ہے:

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّ حیم

السَّلامُ عَلَیْکَ یَا حُجَّةَ اللهِ فِی اَرْ ضِهِ اَلسلامُ عَلیکَ یَا عَینَ اللهِ فِی خَلْقِهِ اَلسلامُ عَلیکَ یَا نُوْ رَ اللهِ الَّذِی یَهتَدِی بِهِ اَلمهتَدُوْنَ وَ یُفَرِجُ بِهِ عَنِ المؤمِنِینَ السلامُ عَلیکَ اَیُّهَاالمهذَّبُ اَلخَآئِفُ اَلسّلامُ عَلیکَ اَیّهَا الْوَلِیُّ اَلنّٰاصِحُ اَلسّلامُ عَلَیْکَ یَاسَفِینَةَالنَّجَاةِاَلسّلامُ عَلَیْکَ یَا عَینَ الحَیٰوةِ اَلسَّلامُ عَلَیْکَ صَلّی اللهُ عَلَیْکَ وَ عَلٰی آلِ بَیْتِکَ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاهِرِینَ السَّلامُ عَلیکَ عَجَّلَ اللهُ لَکَ مَا وَعَدَکَ مِنَ النّصْرِوَ ظُهوْرِالأمْر السّلامُ عَلَیْکَ یَامَوْلایَ أنَا مَوْلاکَ عَارِف بِأُوْلاکَ وَاُخْرٰاکَ اَتَقَرَّبُ اِلیٰ اللهِ تَعٰالیٰ بِکَ وَبِآلِ بَیْتِکَ وَ اَنْتَظِرُ ظُهُوْرَکَ وَ ظُهُوْرَالحَقّ عَلیٰ یَدَیْکَ وَ أَسئَلُ اللّهَ أَنْ یُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ یَجْعَلَنِی مِنَ الْمُنْتَظِرِیْنَ لَکَ وَ اَلتَّابِعِینَ وَالنَّاصِرِیْنَ لَکَ عَلیٰ آ عْدآئِکَ وَالْمُسْتَشْهِدِینَ بَیْنَ یَدَیْکَ فِیْ جُمْلَةِ اَوْلِیَآئِکَ یَا مَوْلایَ یَا صَاحِبَ الزّمانِ صَلوٰتُ اللهِ عَلَیْکَ وَ عَلیٰ آلِ بَیْتِکَ هٰذٰایَوْمُ اَلْجُمْعَةِ وَهُوَیَوْمُکَ اَلْمُتَوَقَّعُ فِیْهِ ظُهُوْرُکَ وَ الْفَرَجُ فِیْهِ لِلْمُؤْمِنِیْنَ عَلیٰ یَدَیْکَ وَ قَتْلُ الْکٰافِرِیْنَ بِسَیْفِکَ وَأنَا یَا مَوْلَایَ فِیْهِ ضَیْفُکَ وَ جَارُکَ وَ أَنْتَ یَامَوْلایَ کَرِیمِنْ أوْلادِالکِرامِ وَ مَامُوْر بِالضِّیٰافَةِ وَ الأِجَارَةِ فَأضِفْنِیْ وَأجِرْنِی صَلوٰاتُ اللهِ عَلَیْکَ وَعَلیٰ أهلِ بَیْتِکَ الطّاهِرِیْنَ

ترجمہ:

سلام ہو آپ پر اے اللہ کی حجت زمین میں سلام ہو آپ پر اے نمائندہ خدا مخلوق کے درمیان سلام ہو آپ پر اے اللہ کے نور جس سے ہدایت والے ہدایت پاتے ہیں اور اس کے ذریعہ سے مؤمنین کو کشادگی حاصل ہو گی سلام ہو آپ پر اے پاکیزہ اور خوف رکھنے والے سلام ہو آپ پر اے اللہ کے ولی اور نصیحت کرنے والے سلام ہو آپ پر اے کشتی نجات سلام ہو آپ پر اے سرچشمۂ زندگی سلام ہو آپ پر اللہ کا درود ہو آپ پر اور آپ کے اہل بیت طیّبین الطاہرین پر سلام ہو آپ پر خدا وندعالم جلدی کرے سلطنت کے اور نصرت میں جس کا وعدہ کیا ہے۔

سلام ہو آپ پر اے میرے مولا میں آپ کا دوست ہوں آپ کے اول و آخر (پیغمبر ﷺ سے امام زمانہ تک (کا پہچاننے والا ہوں میں آپ کے ذریعہ اور آپ کے اہلبیت کے ذریعہ اللہ سے قریب ہوتا ہوں اور آپ کے ذریعہ سلطنت حق کے ظہور کا انتظار کرتا ہوں اور اللہ سے سوال کرتا ہوں کہ وہ درود بھیجے محمد ﷺ و آل محمد پر اور مجھے قرار دے آپ کے انتظار کرنے والوں آپ کے تابعین اور آپ کے دشمنوں کے مقابلہ میں ناصروں میں قرار دیا ور آپ کے ان دوستوں میں جو شہادت کے فیض سے فیضیاب ہوئے قرار دے۔ اے میرے مولا، اے صاحب الزمان (عج)، اللہ کا درود ہو آپ پر آپ کے اہل بیت طاہرین پر یہ جمعہ کا دن جو آپ کا دن ہے جس میں آپ کے ظہور کی توقع کی جاتی ہے اور جس میں مؤمنوں کے لئے آپ کے ہاتوں پر کامیابی اور کافروں کا قتل ہوگا آپ کی تلوار سے اور میں اے میرے مولا اس میں آپ کا مہمان ہوں اور آپکی پناہ میں ہوں اور میرے مولا آپ کریم ہیں اور کریم کی اولاد میں ہیں اور مہمان نوازی اور پناہ کے لئے مامور ہیں تو مجھے اپنی پناہ میں لے لیجئے اللہ کا درود ہو آپ پر اور آپ کے اہل بیت طاہرین پر۔

---

(۱) زاد المعاد علامہ مجلسی

امام عصر سے متعلق جوانوں کے لئے سوالات اور انکے جواب

س ۱ : اس وقت روئے زمین پر حجت خدا کون ہے ؟

ج ۱ : بارہویں امام مہدی (عج)

س۲: امام عصر کب اور کہاں پیدا ہوئے ؟

ج۲: ۱۵ شعبان المعظم ۲۵۵ ھ ق میں سامرہ میں پیدا ہوئے ۔

س۳: آپ کے والدماجداور والدہ گرامی کا نام کیا ہے ؟

ج۳: والد امام حسن عسکری علیہ السلام اور والدہ نرجس خاتون ﷺ ہیں ۔

س٤: امام عصر کا نام کیا ہے اور کس نے رکھا ہے ؟

ج٤: آپ کا اصل نام (م ح م د)ہے اور یہ نام رسول خدا ﷺ نے رکھا ہے ۔

س٥: آپ کی کنیت کیا ہے ؟

ج٥: ابو القاسم ،ابوصالح ،ابو عبداللہ، ابو ابراہیم اور ابو جعفر۔

س٦: آپ کو امامت کے فرائض کب سونپے گئے ؟

ج٦: ۸ربیع الاول ۲٦۰ ھ ق کو ۔

س۷: اس وقت آپ کی عمر مبارک کیا ہے؟

ج۷: اس وقت آپ کی عمر مبارک ۱۱۷۰ سال ہے ۔

س ۸: امام حسن عسکری کی شہادت کے وقت بادشاہ وقت کون تھا ؟
ج ۸: معتمد عباسی حکمران وقت تھا ۔

س ۹: غیبت کی کتنی قسمیں ہیں ؟
ج ۹: غیبت کو دو حصّوں میں تقسیم کیا گیا ہے ۔
(غیبت صغری ... غیبت کبری) تاریخ کے بیان کے مطابق غیبت صغری کی مدت ۲۶۰ سے ۳۲۹ تک اور غیبت کبری کی مدت ۳۲۹ سے نامعلوم مدت تک ۔

س ۱۰ : امام زمانہ سے متعلق آئمہ معصومین کی کوئی حدیث پیش کریں ؟
ج ۱۰ : امام (عج) سے متعلق معصومین سے سینکڑوں کی تعداد میں مختلف مضامین کی حدیثیں شیعہ اوراہل سنت حضرات نے اپنی اپنی کتابوں میں نقل کی ہیں لیکن آپ مثال کے طورپر اس حدیث کوملاحظہ فرمائیں جسے علامہ جوادی نے اپنے ترجمہ میں نقل کیا ہے کہ: امام محمد باقر (ع) کا ارشاد گرامی ہے کہ خلوص دل کے ساتھ ظہور قائم کا انتظار کرنے والا شہداء اور صدقین میں شمار ہوتا ہے ، اس لئے کہ ایمان بالغیب سے بڑا کوئی ایمان نہیں ہے اور یہ انسان کو مجاہد کی صف میں لاکر کھڑا کر دیتا ہے

س ۱۱ : پیغمبر اکرم ﷺ سے کوئی حدیث ہو تو پیش کریں ؟
ج ۱۱ : پیغمبر اکرم ﷺ نے فرمایا: "اس خدا کی قسم جس نے مجھے زندگی عطا کی اور پیغمبری سے نوازا ! یہ وہ زمانہ ہوگا جب میرا فرزند قائم ایک طولانی عرصے کے لئے لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ ہو جائیگا اس زمانے میں لوگ کہیں گے کہ خدا کو آل محمد کی ضرورت نہیں ہے اسی طرح دوسرا گروہ بھی ان کی امامت اور رہبری میں شک کریگا مگر حقیقی مومن مضبوطی کے ساتھ اپنے دین پر باقی رہیں گے اور خود کو ہر طرح کے شکوک و شبہات سے محفوظ رکھیں گے تا کہ شیطان ان کو نہ بہکا سکے وہ لوگ میرے بھائی ہونگے

وہ لوگ خوش نصیب ہوں گے جو میرے قائم کی غیبت کے زمانے میں صبر کریں گے اور اسی طرح وہ لوگ بھی خوش نصیب ہوں گے جو اسکی محبت پر ثابت قدم رہیں گے

اسکے علاوہ پیغمبر اکرم ﷺ کی دوسری حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ:

امام (عج) کے ظہور کا انتظار عبادت ہے میری امت کا بہترین عمل خدا سے امام کے ظہور کی دعا کرنا ہے[۱]

س ۱۲: امام زمانہ کا ذکر قرآن مجید میں کتنی مرتبہ ہوا؟

ج ۱۲: بعض نے قرآن مجید کی ۳۰۰ آیتوں کو امام عصر سے متعلق بیان کیا ہے جن میں سے بعض آیتیں امام کے ظہور اور انکے انتظار پر دلالت کرتی ہیں (صحیفۃ المھدی)

س ۱۳: کیا امام زمانہ کی شان میں کوئی آیت پیش کر سکتے ہیں:

ج ۱۳: جی ہاں! قرآن مجید میں بہت سی آیتیں انکی شان میں ملیں گی جس پر ہمارے شیعہ مفسرین کا بیان ہے کہ یہ آیات امام عصر کی شان میں نازل ہوئی ہیں لیکن ہم یہاں اہل سنت حضرات کی معتبر کتاب ینابیع المودۃ سے ایک قرآنی آیت پیش کررہے ہیں جس پر انکا اتفاق ہے کہ یہ آیۂ مبارکہ امام مہدی (عج) کی شان میں نازل ہوئی ہے الم ذلک الکتاب لا ریب فیہ ھدی للمتقین الذین یومنون بالغیب۔[۲]

اس آیہ مبارکی تفسیر کرتے ہوئے صاحب کتاب نےیوں بیان کیا ہے کہ متقین سے مراد شیعیان حیدر کرار ہیں اور غیب سے مراد جناب امام ولی عصر ارواحنا لہ الفداء ہیں۔

اور مومن وہ ہے جو غیبت امام زمانہ پر ایمان رکھے۔[۳] آپ اسکی تفصیل دیگر کتابوں جیسے بحار الانوار جلد ۵۱ ص ۵۲ و غایۃ المرام ص ۷۱۹ میں دیکھ سکتے ہیں۔

س ۱٤: کیا توریت، زبور اور انجیل میں بھی امام زمانہ کا ذکر ہوا ہے؟

ج ۱٤: جی ہاں صرف انہی کتابوں میں نہیں بلکہ دنیا کے تمام ادیان کی معتبر کتابوں میں امام کا ذکر ہوا ہے یہ اور بات ہے کہ بیان کرنے والے نے اپنی زبان میں بیان کیا ہے۔ توریت میں امام عصر علیہ السلام کو (ماشع، قیدمو اور شیلو) کے

نام سے یاد کیا گیا ہے۔ زبور میں بنام قائم اور انجیل میں بنام مہمید آخر، جناب ابراہیم کے صحیفہ (صحف ابراہیم) میں بنام صاحب آپ کا تذکرہ آیا ہے۔[۴]

س۱۵: کیا امام زمانہ کے اسم مبارک کو بغیر وضو چھو سکتے ہیں ؟
ج۱۵: ہرگز نہیں یہ عمل حرام ہے[۵]

س۱٦: امام زمانہ کی حکومت کی مدت کیا ہے؟
ج۱٦: اس امر میں اختلاف ہے مگر احادیث کے مطابق امام عصر کی حکومت کی مدت ۷،۹،۸،۷۰،۱۹،۷۰،٤۰،۳۹،و۳۰۹سال ذکر ہے۔

س۱۷: امام زمانہ کب اور کس دن ظہور کریں گے؟
ج۱۷: اس کا علم فقط خدا کے پاس ہے احادیث کے مطابق امام عصر کے ظہور کا دن جمعہ اورروز عاشور ہو گ[٦]

س۱۹: امام زمانہ کی غیبت کا سبب کیا ہے؟
ج۱۹: آپ کتاب ہذا کا دقت سے مطالعہ کریں تو جواب مل جائے گا۔

س۲۰: نماز امام زمانہ کے پڑھنے کا کیا طریقہ ہے؟
ج۲۰: یہ نماز بالکل نماز صبح کی طرح دو رکعت ہے مگر صرف اس فرق کہ ساتھ کے اس نماز کی ہر رکعت میں آیہ مبارکہ (ایاک نعبد و ایاک نستعین(کو سو مرتبہ پڑھا جاتا ہے نیز نماز کے تمام ہونے پر دعائے فرج (الھی عظم بلاء و برح الخفائ...) کا پڑھنا بھی وارد ہے مفاتیح الجنان کی طرف رجوع کریں ۔

س۲۱: کیا ہم امام زمانہ کے یاور و انصار میں شمار ہو سکتے ہیں اور اگر ہو سکتے ہیں تو کیسے؟

ج ۲۱: کیوں نہیں سب سے پہلے ہمیں امام عصر کی فرمائشات پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے اس کے علاوہ امام جعفر صادق سے روایت ہے کہ آنحضرت نے فرمایا:

جو بھی چالس صباح (صبح (دعائے عہد کو پڑھے گا تو وہ امام کے یاور انصار میں شمار کیا جائے گا اور اگر ظہور سے پہلے اسے موت آگئی تو خداوند عالم اسے ظہور کے وقت قبر سے اٹھائے گا تاکہ وہ امام کے یار وانصار کے ہمراہ ہو جائے خدا وند عالم اسکے ہر کلمہ کے عوض اسے ہزار حسنہ عطا کرے گا اور اسکے ہزار گناہوں کو معاف کردے گ[۷]

س ۲۲: امام زمانہ نے ہمارے لئے کیا فرمایا ہے؟

ج ۲۲: ایسے تو امام عصر نے ہمارے لئے بہت کچھ فرمایا ہے امام کی تقریبا ۸۰ توقیعات میں ہمارے لئے بہت سی چیزیں دیکھنے کو ملتی ہیں لیکن بطور اختصار ایک جملہ کی طرف اشارہ کررہا ہوں کہ امام علیہ السلام نے فرمایا: "اگر تم ہماری طرف متوجہ ہونا چاہو تو (زیارت آل یٰس جو کہ خود امام سے متعلق (کو ضرور پڑھو اور اے میرے شیعو! ہمارے ظہور کی دعائیں خدا سے مانگو"۔

س ۲۳: کیا دنیا میں انسان اتنی طولانی عمر بھی گزار سکتا ہے؟!

ج ۲۳: آپکا سوال مبہم ہے آپ کے سوال کا کیا مقصد ہے؟ کیا آپ امام عصر کی طولانی عمر کے برے میں سوال کرنا چاہتے ہیں؟ اگر آپ کی مراد یہ ہے تو ملاحظہ فرمائیں اس دنیا میں صرف ہمارے امام ہی نہیں بلکہ انکے ساتھ کئی لوگ طولانی عمر کے ساتھ زندگی گذار رہے ہیں اور انہیں بھی ہمارے امام کے ظہور کا انتظار ہے جیسے برادران اہلسنت کے عقیدہ کے مطابق اللہ کے نبی حضرت الیاس اور ادریس ابھی تک زندہ ہیں اہل سنت حضرات جناب ادریس کے زندہ ہونے پر اس آیت مبارکہ:

(و رفعناہ مکاناً علی (سے استناد کرتے ہیں[۸]

اہل سنت حضرات اس بات کے قائل بھی ہیں کہ دنیا میں ابھی ٤/ نبی زندہ ہیں جو اپنے اپنے امور میں لگے ہوئے ہیں لیکن مراسم حج میں ہر سال شرکت کرتے ہیں شیعوں کے مطابق دو نبی زندہ ہیں جنمیں پہلے جناب عیسیٰ اور دوسرے جناب خضر ہیں تو ہمیں یہ سوچنا اور غور کرنا چاہیئے کہ جو خدا اپنے چار نبی کو زندہ رکھ سکتا ہے کیا وہ اپنے محبوب حضرت ختمی

مرتبت حضرت محمد مصطفی ﷺ کے نائب و جانشین اور انکے خلیفہ کو زندہ نہیں رکھ سکتا! حالانکہ ہمیں تاریخ میں جناب آدم سے لیکر حضرت خاتم ﷺ تک اور حضرت خاتم ﷺ سے لیکر اب تک طول عمر کی بہت ساری مثالیں دیکھنے کو ملتی ہیں جیسے یہودیوں کی کتاب توریت میں ان لوگوں کے نام بیان کئے گئے ہیں جن کی عمر طولانی تھیں جیسے:

(جناب آدم ۹۳۰سال۔

۲(جناب شیث فرزند جناب آدم ۹۱۲سال

۳(جناب لوش فرزند شیث ۹۰۵سال

٤(جناب قنیان فرزند انوش ۹۱۰سال

٥(جناب مہلائیل فرزند قنیان ۸۹۵ سال

٦(جناب یارد فرزند مہلائیل ۹٦۲سال

۷(جناب خنوخ (جناب ادریس کو ہی خنوخ کہتے ہیں جنکی طولانی عمر کا ذکر سورۂ مریم کی ٥۷ آیت ہے ملاحظہ کریں (فرزند یارد ۳٦٥سال دنیا میں رہے پھر اٹھا لئے گئے۔

۸(جناب متو شالح (عج) فرزند خنوخ ۹٦۹سال

۹(جناب لمک فرزند متو شالح ۷۷۷سال

.(حضرت نوح (عج) فرزند لمک ۹٥۰سال[۹]

ان اسماء کے ملاحظہ کرنے کے بعد ہمیں پتہ یہ چلتاہے کہ انسان کی عمر توریت کے مطابق فقط ۷۰ سال کی نہیں بلکہ حد اقل ۹۰۰ سال کی ہے اور یہ تو یہودیوں کی کتاب کا بیان ہے اب ہم اپنی مقدس اور محکم کتاب کا مطالعہ کریں کہ اس بارے میں اسکا نظریہ کیا ہے؟ قرآن مجید نے طولانی عمر کا کئی جگہوں پر ذکر کیا ہے جیسے سورۂ انبیآء آیت ٤٤، سورۂ صافات آیت ١٤٤، سورۂ عنکبوت آیت ١٤، سورۂ قصص آیت ٤٥، سورۂ نسآء ١٥۷۔(ان آیات کو ملاحظہ کرنے سے بات اور واضح ہو جائے گی (

ہم امام جعفر صادق کی اس حدیث مبارک پر بات تمام کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:"خدا کے علم میں یہ بات مقدر تھی کہ قائم آل محمد کی عمر طولانی ہو چونکہ وہ جانتا تھا کہ بہت سے لوگ زمانۂ غیبت میں آپکی طولانی عمر پر شک و تردید کریں گے لہذا اس نے ان لوگوں کو زندہ رکھا تاکہ انکی طولانی عمر کے ذریعہ دشمنوں کا جواب اور انھیں قانع کر سکیں۔

س۲٤: کیا ہم امام زمانہ (عج) سے ملاقات کر سکتے ہیں ؟

ج۲٤: کیوں نہیں لیکن تقوی و طہارت روح کی شرط ہے اگر انسان متقی بن جائے تو یہ امر محال نہیں ہے جیسا کہ خدا وند عالم نے قرآن مجید کے لئے فرمایا: لایمسه الّا المطَهَّرُون۔ کہف آیت ۷۱ و ۸۲ (ٹھیک اسی طرح امام مبین کی ملاقات و دیدار بھی ہے متقی اورپرہیزگاروں کے علاوہ ان سے کوئی نہیں مل سکتا۔

س۲۵: کیا امام زمانہ ہماری حالات سے باخبر ہیں ؟

ج۲۵: روایات کے مطابق ہمارے امام ہمارے تمام حالات کو جانتے ہیں اور ہماری مدد بھی کرتے ہیں لیکن ہم انھیں پہچان نہیں پاتے جیسا کہ امام جعفر صادق نے فرمایا: و لو خلت الارض ساعة واحدة من حجة الله لساخت باهلها و لكن الحجة يعرف الناس و لايعرفونه كما كان يوسف يعرف الناس وهم له منكرون۔

اور اگر زمین حجت خدا سے ایک لحظہ کے لئے بھی خالی ہو گئی تو یہ زمین پر رہنے والوں کو نگل جائے گی حجت خدا لوگوں کو جانتے بھی ہیں اورپہچانتے بھی ہیں لیکن لوگ نہیں پہچان پاتے جناب یوسف لوگوں کو پہچانتے تھے مگر لوگ انھیں نہیں پہچان پاتے تھے (کتاب الغیبۃ نعمانی ص ٤(

دوسری روایت امام سے جو نقل ہوئی ہے اسکا مضمون اسطرح سے کہ: امام قائم (عج) مراسم حج میں شرکت کرتے ہیں اور لوگوں کو دیکھا کرتے ہیں لیکن لوگ انھیں نہیں دیکھ پاتے اور اگر دیکھتے بھی ہیں تو انھیں پہچان نہیں پاتے[۱۰]

س۲٦: غیبت امام زمانہ میں ہمارے کیا فرائض ہیں ؟

ج۲٦: جواب کے لئے کتاب کا مطالعہ کریں ۔

س۲۷: امام زمانہ کی شان میں کتنی احادیث نقل ہوئی ہیں ؟

ج۲۷: امام (عج) کی شان میں نقل ہونے والی حدیثوں کی تعداد بہت ہے تقریباً ۷۰۰ یا اس سے زیادہ اس سلسلے میں آپ بحار الانوار جلد ۵۱ تا ۵۳ و منتخب الاثر صفحہ ۱۳۱ تا ٦۰ کی طرف رجوع کریں ۔

س ۲۸: امام زمانہ کے ساتھ کل کتنے لوگ ہو نگے؟
ج۲۸: امام کے ناصران کی تعداد (۳۱۳)ہو گی۔

س۲۹: کیا امام زمانہ کے رہنے کی کوئی خاص جگہ ہے ؟
ج۲۹: نہیں کتاب سیمای آفتاب صفحہ ٤۸۲ پر صاحب کتاب نے فرمایاکہ امام عصر کے رہنے کی کوئی خاص جگہ نہیں ہے مگرہاں امام عصر کے قدم مبارک سے ضیاء حاصل کرنے والی زینوں میں مکہ معظمہ ،مدینہ منوّرہ ، نجف اشرف ، کوفعہ ،کربلا ، کاظمین ، سامرہ ، بغداد، مشہد مقدس اور قم المقدسہ شامل ہیں ۔

س۳۰:ان لوگوں کے اسماء بتائیں جنہوں نے امام عصر کی زیارت کا شرف حاصل کیا ہے ؟
ج۳۰:علامہ حلی، علامہ بحر العلوم، محمد بن عیسیٰ بحرینی، علی بن مہزیار.... جن لوگوں نے امام (عج) کی دیدار کا شرف حاصل کیا ہے لیکن ایک صابون فروش کو یہ سعادت نہیں مل پائی!اس بد نصیب شخص کی داستان کوملاحظہ کریں !
بصرہ میں رہنے والا ایک بندۂ مومن جو وہاں عطر فروشی کا کام کیا کرتا تھا خود اپنی زبان سے اس واقعہ کو بیان کرتاہے کہ میں ایک روز اپنی دکان میں بیٹھا تھا کہ اچانک دو لوگ آئے اور سدرو کافور کی خریداری میں مشغول ہو گئے لیکن میں انھیں دیکھتے ہی پہچان گیا کہ یہ دونوں ایک اعلی شخصیت کے حامل ہیں اور یہ بصرہ کے رہنے والے نہیں ہیں میں نے احوال پرسی کے بعد ان سے پوچھنا شروع کیا کہ آپ لوگ کہاں سے تشریف لائے ہیں ان لوگوں نے پہلے تو نہیں بتایا لیکن میرے بہت اصرار پر ان لوگوں نے کہ ہم امام زمانہ (عج) کی طرف سے آئے ہیں اور یہ سدرو کافور خریدنے کی علت یہ ہے کہ امام کے ایک چاہنے والے کا انتقال ہو گیا ہے لہذا اسکے کفن ودفن کا انتظام کرنے نکلے ہیں یہ سن کر اس نے فوراً اپنی دکان بند کردی اور ان سے سفارش کرنے لگا کہ ہم بھی آپ کے ساتھ چلیں گے تاکہ امام (عج) کی زیارت کا شرف حاصل ہو جائے ۔ ان لوگوں نے بہت منع کیا لیکن میں نے انکی باتیں نہیں مانیں اور انکے ہمراہ ہوگیا وہ کہتا ہے کہ ہم انکے ساتھ عمّان سمندر کے قریب پہنچے تو نہ کہیں کشتی کا پتہ نہ کہیں کوئی آبادی ! یکایک میری نظر ان بزرگواروں پرپڑی تو دیکھا کہ وہ یوں ہی پانی پر چلنے لگے !مجھے تعجب ہوا میں ساحل پر ہی یہ سوچ کر کھڑا رہا کہ کہیں غرق نہ ہو جاؤں ! مگر جب ان لوگوں

نے مڑکر دیکھا تو آواز دی آؤ کچھ نہیں ہو گا خدا وند عالم کو امام کا واسطہ دے کر پانی پر اپنا قدم رکھدو میں نے ایسا ہی کیا انکے پیچھے پیچھے چلتا رہا لیکن کچھ دور چلنے کے بعد فضاء کی بدلی ہوئی صورت کو دیکھ کر یہ احساس کیا کہ کہیں بارش نہ ہو جائے ابھی کچھ دیر پانی پر چلا ہی تھا کہ بارش ہونے لگی!

وہ بیان کرتا ہے کہ میں نے اتفاقاً اسی دن صابون خشک کرنے کی غرض سے اسے دھوپ میں ڈالا تھا ابھی میں اسی کشمکش میں تھا کہ اب تو بارش ہونے لگی اب کیا ہوگا سارا صابون خراب ہو جائے گا! اس فکر نے مجھے پریشان کردیا اور میں اسی صابون کی فکر میں تھا کہ اچانک موجوں نے ساتھ چھوڑدیا اور میں پانی میں ڈوبنے لگا ان لوگوں نے میری مدد کی اور مجھے پانی سے باہر کھینچا اور کہنے لگے کہ تمہارے ڈوبنے کا سبب تمہاری یہ غلط فکر ہے! تم اپنے صابن کی یاد میں ڈوب گئے! انکی رہنمائی پر دوبارہ میں نے خدا کو امام کا واسطہ دیا اور امام سے متوسل ہوا تو پہلے کی طرح پھر پانی پر چلنے لگا چلتے چلتے ایک ساحل پر پہنچا تو ایک ایسے خیمہ کو دیکھا جو شجرۂ طور کی مانند نور سے منور تھا اور اس خیمہ سے نور ساطع ہو رہا تھا کچھ اور آگے بڑھا یہاں تک کے خیمہ کے قریب پہنچ گیا وہ بزرگ جو ہمارے ساتھ تھے انمیں میں سے ایک خیمہ میں داخل ہوئے کہ اماعلیہ السلام سے میرے لئے اجازت طلب کریں جب وہ اندر تشریف لے گئے تو میں نے اچھی طرح خیمہ کو دیکھا اس میں سے انکی آواز تو آرہی تھی لیکن انکے وجود نازنین کو نہیں دیکھ پایا! انہوں نے امام سے میرے لئے اجازت چاہی لیکن آنحضرت نے فرمایا:

رُدُّہُ فَاِنَّہٗ رَجُل صَابُونِیّ !! اسے واپس کردو کیونکہ ابھی اسکے دل سے صابن کی محبت ختم نہیں ہوئی ہے یہ دنیا کے زرق و برق میں کھویا ہوا ہے لہذا اس بارگاہ میں ایسے لوگوں کی ہرگز گنجائش نہیں ہے! (سیمای آفتاب صفحہ ۳۱۳)

اس واقعہ سے نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ انسان کو خصوصاً شیعیان حیدر کرار اور منتظران امام عصر کو دنیا کی آلودگی سے دامن بچانا چاہیئے اور اپنے گناہ پر نادم ہوکر توبہ اور استغفار کرنا چاہیئے۔

س ۳۱: نواب اربعہ کہاں دفن ہیں ؟

ج ۳۱: بغداد میں ۔

س ۳۲: نواب اربعہ کے کیا معنی ہیں ، اور انکے نام کیا ہیں ؟

ج۳۲:نواب: نائب کی جمع ہے اور نواب اربعہ کے معنی چار نائب کے ہیں۔

۱(جناب ابو عمرو عثمان بن سعید عمری جو امام عصر کے نائب۲۶۰ہجری قمری تک رہے

۲(جناب ابو جعفر محمدبن عثمان عمری... ۳۰۵تک...

۳(جناب ابو القاسم حسین بن روح... ۳۲۶تک...

٤(جناب ابوالحسن بن علی محمد سمری...۳۲۹تک...

جیسا کہ تاریخی کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ چار بزرگوار زمانہ غیبت صغریٰ میں امام (عج) کے پیغام کوانکے شیعوں تک پہنچایا کرتے تھے اور آج بھی ان میں سے جناب حسین بن روح نوبختی کے توسل سے دنیا اپنا پیغام امام عصر تک پہنچاتی رہتی ہے۔

---

(۱) روزگار رہای جلد ا ص۳۵۳ ح ۳۵۲

(۲) بقرہ آیہ ا

(۳) ینا بیع المودۃ صفحہ ٤٤۳

(۴) اقوال الائمہ جلد ا صفحہ ۳۲۹

(۵) رسالۂ امام خمینی مسئلہ ۳۱۹

(۶) بحار ج۵۲ ص۲۷۹ و خصال غیبت نعمانی ص۲۸۲

(۷) ص ۹٤١(دعائے ندبہ کے بعد(مفاتیح الجنان، شیخ عباس قمی

(۸) البیان فی اخبار صاحب الزمان ص١٤۹

(۹) توریت سفر پیدائش باب پنجم آیہ۸،۵،۱۱،١٤،۱۷،....۳۱و باب نہم آیہ ۲۹

(۱۰) اصول کافی جلد ا ص۳۳۹

ماخذ

۱۔ قرآن مجید

۲۔ نہج البلاغہ

۳۔ بحار الانوار

٤۔ صحیح بخاری

۵۔ اصول کافی

٦۔ الغیبۃ طوسی

۷۔ کمال الدین

۸۔ سفینۃ البحار

۹۔ غرر الحکم

۱۰۔ غیبت نعمانیہ

۱۱۔ وسائل الشیعہ

۱۲۔ امالی شیخ صدوق

۱۳۔ امالی شیخ طوسی

۱٤۔ المناقب

۱۵۔ الاحتجاج

۱٦۔ صواعق محرمہ

۱۷۔ مفاتیح الجنان

۱۸۔ وفیان الاعیان

۱۹۔ الجواھر

۲۰۔ ینابیع المودہ

۲۱۔ مستدرک الوسائل

۲۲۔ منتخب الاثر

۲۳۔ ناپیدا ولی بابا

فہرست

امام زمانہ (عج): ۴
امام عصر (عج) کا وجود مبارک اور علماء اہل سنت ۷
بحر نور کے چند قطرات.......... ۹
نور کی ولادت ۱۱
آپ کے فضیلت مآب پدر گرامی ۱۱
امام زمانہ (عج) کی والدہ گرامی.......... ۱۲
آغاز امامت ۱۵
غیبت صغریٰ.......... ۱۵
سرداب کی داستاں ۱۶
نوّاب خاص.......... ۱۶
غیبت کبریٰ ۱۷
غیبت کی بعض حکمتیں ۱۸
خصوصیات غیبت.......... ۱۹
اخلاقی فضیلتیں ۱۹
طولانی عمر.......... ۲۳
انتظار ۲۳
منتظرین کی صفات ۲۴
ظہور سے پہلے کی علامتیں.......... ۲۵
علامات ظہور پر ایک اجمالی نظر.......... ۲۶

امام زمانہ کے ظہور کی علامتیں :.. ۲۶
ظہور.. ۲۹
ظہور کے بعد کا منظر.. ۲۹
زمانۂ غیبت میں ہمارے فرائض.. ۳۰
بعض اہم دعائیں اور زیارتیں.. ۳۳
زیارت امام عصر.. ۳۳
دعائے عہد.. ۳۴
چالیس دنوں کی خصوصیات :.. ۳۴
ماہ شعبان کی مناسبتیں.. ۳۷
پندرہویں شعبان کی رات کے مختصر اعمال.. ۳۸
نیمۂ شعبان کی دعا.. ۴۰
امام عصر سے متعلق جوانوں کے لئے سوالات اور انکے جواب.. ۴۴
مآخذ.. ۵۴